نقابت کی خوبصورت کتاب
ذوقِ نقابت
محمد فاروق آصف قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نقابت کی خوبصورت کتاب

ذوقِ نقابت

مرتب

محمد فاروق آصف قادری

نام کتاب: ذوق نقابت
مرتب: محمد فاروق آصف قادری
معاون: حافظ صابر نورانی
صفحات ۱۹۲
اشاعت جولائی ۲۰۰۷ء
کمپوزنگ عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور
ناشر: اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور
قیمت -/150 روپے

ملنے کے پتے

انتساب

اس کاوش کو ہم نہایت خلوص اور انکساری کے ساتھ

سیّدی و مرشدی، حضور قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین

غوث زماں، مجدد دوراں، ابو العرب امیر ملت قبلہ عالم

الحاج الحافظ پیر **سیّد جماعت علی شاہ** رحمۃ اللہ علیہ

محدّث علی پوری

کے نام

منسوب کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ

اپنے والدین کے نام

جن کے قدموں کے صدقے ہمیں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت ملی

بندہ ناچیز خاکپائے اولیاء

محمد فاروق آصف قادری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حرفِ لامکاں

تمام حمد و ثنا اور سب تعریفیں اس خالق کائنات کیلئے ہیں جو زبردست حکمت والا ہے اور غالب ہے ہر غالب پُرنور ہے وہ ذات دائم بھی ہے قائم بھی ہے ساری کائنات کے خزانوں کا مالک ہے وہ ذات اوّل بھی ہے اور آخر بھی ہے حیَ القیّوم ہے

بیشمار' ان گنت درود و سلام ہوں اس ہستی پر جو اپنے ربّ کا پیارا محبوب ہے جس کی خاطر اس بزم ہستی کو سنوارا گیا جن کی ذات بابرکات ہمہ جہت خصوصیات کی حامل ہے۔ آپ کی ہر ادا نرالی اور ہر بات' تعلیمات افکار و نظریات بھی جامع ہیں۔

فہرست

کچھ اپنے بارے میں

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر پاک اور مقدس نعلین کا صدقہ ایک عرصہ سے اس بندہ ناچیز کی بھی سرکار کی محافل میں نقابت کے حوالے سے حاضری ہوتی ہے اور آپ ﷺ کا ذکر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

کچھ عرصہ پہلے مرے ذہن میں یہ بات آئی کیوں نہ نقابت کے موضوع کے حوالے سے ایک گلدستہ مرتب کر کے شائقین نقابت کے سامنے پیش کیا جائے۔

چنانچہ چند مہربان دوستوں کے مشورے اور تعاون او خلوص و محبت میرے لئے معاون ثابت ہوئی اور الحمد اللہ نقابت کے حوالے سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔ جس کا نام ذوق نقابت منتخب کیا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں معزز قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس گلدستہ میں کوئی چیز پسند آئے تو اس ناچیز کیلئے دعا فرمائیں اور اگر کوئی خامی نظر آئے کہیں سقم رہ گیا ہو تو اسے میری کم مائیگی سمجھیں اور ہمیں اس بارے میں اطلاع ارسال کریں۔

تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے۔

سگِ آلِ رسول ﷺ

اوّل حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا

حمد باری تعالیٰ

اے خدا وند دو عالم تو میرا معبود ہے
تیری ذات پاک ہی کونین کی مسجود ہے

پھول میں پتے ہیں ذرّے میں قمر میں نور میں
تیرا جلوہ اِک نئے انداز سے موجود ہے

چھوڑ کر جو دَر ترا اغیار کی پوجا کرے
ہے وہ مشرک بالیقین ملعون ہے مردود ہے

ہو گر وہ انبیا اولیاء کی انجمن
تجھ کو پالینا ہی سب کا گوہر مقصود ہے

تیری ذات پاک ہی بس ہے قدیم و لازوال
ماسوا جو کچھ ہے صائمؔ حادث و نابود ہے

(صائم چشتی)

اس کا ہوا مولا

اک عرض کروں مولا منظور دعا کرنا
میں سب سے بڑا عاصی تو معاف خطا کرنا

جلتے ہیں دیئے ہر دم اشکوں کے ان آنکھوں میں
ان آنکھوں کو اب مولا کرنیں تو عطا کرنا

جو تیرے نبی کا ہوا تو اس کا ہوا مولا
تو عشق محمد ﷺ کا ہم سب کو عطا کرنا

میں جلوۂ احمد کے قابل تو نہیں واللہ
اس جلوہ کی خاطر ہی آنکھوں میں ضیاء کرنا

میں روتا رہوں مولا راتوں کو بھی اٹھ اٹھ کر
تنہائی کو یادوں کا تو ساتھ عطا کرنا

جب جان لبوں پر ہو اس قاریؔ نکمے کی
سرکار کے چہرے کا اسے جلوہ عطا کرنا

(قاری شاہد محمود قادری)

نعت شریف

ذکر احمد ہر گھڑی ہر آن ہونا چاہیے
سرخروئی کا یہی سامان ہونا چاہیے

ہے اگر دل میں محبت سرور کونین کی
زندگی میں رہنما قرآن ہونا چاہیے

حشر میں ہوگا ''لواء الحمد'' کا سایہ نصیب
عاصیو اپنا یہی ایمان ہونا چاہیے

آئے وہ لمحہ کہ میرا بخت یہ آواز دے
شہر طیبہ میں بھی اب مہمان ہونا چاہیے

عظمت رفتہ مقدر جس سے مسلم کا بنے
یا نبی ﷺ! پھر عام وہ فیضان ہونا چاہیے

میں بھی دیکھوں جلوہ سلطان بطحا خواب میں
اے رضا دل میں یہی ارمان ہونا چاہیے

(پروفیسر محمد اکرم رضا)

حمد و نعت کیسے؟

دل لہو ہو کے جب تک نہ آنسو بنے' نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
آنکھ رو رو کے جب تک نہ سجدے کرے نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں

صلۂ حمد

عبد کو معبود سے اس کے ملا دیتی ہے حمد
عشق کا ساغر بہر عالم پلا دیتی ہے حمد
بعد مردن کام اس کا منفرد ہوتا ہے یوں
قصرِ فردوس بریں ربّ سے دلا دیتی ہے حمد

....

حمد ربّ ورد کرتا ہوں
فکر کو موتیوں سے بھرتا ہوں

....

میری توقیر بڑھا دے کہ تری حمد لکھوں
تو کہ ذرے کو بھی خورشید بنا دیتا ہے

ایک قطعہ سماعت فرمایئے اور اس پر خوب غور و فکر کیجئے
اور اپنے ربّ کی عظمت و کبریائی کی گواہی دیجئے۔

چاندنی کی رات ہو یا ہو جالوں کی سحر
ہر رخ فطرت کو نور مشترک دیتا ہے کون؟
رنج و غم ہیں کس کی جانب سے خوشی دیتا ہے کون
موت کس کے ہاتھ میں ہے زندگی دیتا ہے کون

....

جی ہاں! آب کوثر چاہئے

....

حمد لکھنے کو قلم، جبرائیل کا پر چاہئے
روشنائی کے لیے بھی آبِ کوثر چاہئے

اس کا ہوا مولا

اک عرض کروں مولا منظور دعا کرنا
میں سب سے بڑا عاصی تو معاف خطا کرنا

جلتے ہیں دیئے ہر دم اشکوں کے ان آنکھوں میں
ان آنکھوں کو اب مولا کرنیں تو عطا کرنا

جو تیرے نبی کا ہوا تو اس کا ہوا مولا
تو عشق محمد ﷺ کا ہم سب کو عطا کرنا

میں جلوۂ احمد کے قابل تو نہیں واللہ
اس جلوہ کی خاطر ہی آنکھوں میں ضیاء کرنا

میں روتا رہوں مولا راتوں کو بھی اٹھ اٹھ کر
تنہائی کو یادوں کا تو ساتھ عطا کرنا

جب جان لبوں پر ہو اس قاریؔ نکمے کی
سرکار کے چہرے کا اسے جلوہ عطا کرنا

(قاری شاہد محمود قادری)

اللہ تعالیٰ کا علم غیب

وہ تمام کا تمام علم اللہ تعالیٰ کا حق ہے جس علم میں نہ تو زوال ہے اور نہ ہی نسیان ہے ہاں اللہ تعالیٰ علم غیب کا حامل بھی ہے اور مالک بھی ہے لیکن انبیاء علم غیب کے ذیل میں مالک نہیں صرف حامل ہیں اور اپنے علم غیب کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ (واللہ اعلم)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

☆ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ

اور غیب کی کنجیاں اس (اللہ) کے پاس ہیں انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

☆ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

آپ ﷺ فرما دیں کہ سوائے اللہ کے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے غیب نہیں جانتا۔

اللہ سے دعا

پیارے اسلامی بھائیو! دعا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اللہ عزوجل ہی دعاؤں کو قبول اور رد فرماتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

☆ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

اپنے ربّ سے عاجزی سے پوشیدہ طور پر دعا مانگو۔

☆ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ

بے شک میرا ربّ دعا سننے والا ہے۔

☆ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا کرتا ہے۔

☆ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآء

اے ہمارے ربّ میری دعا قبول فرما۔

اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق ہے

اللہ عزوجل کی شان یہ ہے جسے چاہے موت دے جسے چاہے زندگی دے رزق کے تمام معاملات ملائکہ پر قدرت، جنت و دوزخ، قیامت قائم کرنا وغیرہ یہ تمام افعال اللہ عزوجل کا حق ہے وہ قادرِ مطلق ہے جیسا کہ اس بیان کو قرآن حکیم نے خوب انداز میں بیان کیا ہے۔

☆ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

بے شک اللہ عزوجل ہر چاہت پر قادر ہے

☆ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ

کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ ان لوگوں کی مثل بنانے پر قادر ہے۔

اللہ عزوجل پیدا ہونے...... سونے...... اونگھنے...... کھانے ...... پینے موت و غیرہ تمام چیزوں سے منزہ و پاک ہے مخلوق میں چونکہ یہ چیزیں موجود ہوتی ہیں اور ان میں سے کسی ایک چیز کا کسی وجود میں پایا جانا اس کے مخلوق ہونے کی نشانی ہے احترام...... تعلیم اور عبادت میں فرق ہے عبادت صرف اللہ عزوجل کا حق ہے۔

اُنْصُرْنِیْ

اگر بندۂ ربّ سے کہے انصرنی (میری مدد فرما) تو یہ صیغہ حکمیہ ہونے کے باوجود یعنی حکم ہونے کے باوجود دعا کے معنی میں لیا جائے گا کیونکہ بندے کی کیا جرأت کہ اپنے مولا کو حکم دے اگر امتی اپنے نبی سے کہے انصرنی تو یہ بھی عاجزانہ گزارش ہوگی جیسا کہ بارگاہ نبوت کی تقدیس کا تقاضا ہے اگر دوست اپنے دوست سے یہ صیغہ امر کہے یعنی انصرنی تو یہ درخواست ہولیکن مالک اگر اپنے نوکر سے یہی صیغہ امر کہے یعنی انصرنی تو یہ حکم ہوگا۔

اے اہل علم و عقل غور
غور، غور اور غور
میں پھر کہوں گا کہ غور کرو غور
اگر انصر یعنی صیغہ امر کا معنی
خدا کے لیے اور ہو سکتا ہے
دوست کے لیے اور ہو سکتا ہے
شاگرد کے لیے اور ہو سکتا ہے
محکوم کے لیے اور ہو سکتا ہے

اور

تم نے کیا اچھی جسارت کی
زباں خوب لبریز طہارت کی
کی قدر بارگاہ ربّ العزت کی
میرا سوال ہے سوال درسوال ہے
اگر خدا کی خدائی کو دیکھ کر
اس کی شان کبریائی کو دیکھ کر
اس کی عظمت و برائی کو دیکھ کر

تم نے

لغت کا جگر، چاک کیا
اپنے ضمیر کو ﷲ پاک کیا
لغت کے بکھیڑوں کو چھوڑ دیا
حقیقی معنی کو مجازی میں موڑ دیا
یاں قاعدہ کلیہ توڑ دیا
مگر تم سے میرا یہ سوال ہے
وہ آقا جو بڑا صاحب کمال ہے
اس کی صفات میں کیوں ہمیں احتمال ہے؟

اگر تم خدا کی خدائی کا پاس اور لحاظ رکھ کر امر یا حکم کے صیغے کو دعا کے معنی میں لینے کے لیے رضا مند ہو تو پھر مصطفیٰ ﷺ کی مصطفائی کا پاس رکھ کر امّی سے مراد خدا کا شاگرد کیوں نہیں لے سکتے۔

شاگردِ خدا آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام علوم اسماء بلا واسطہ سکھائے اس میں کسی فرشتے کا کوئی کردار نہیں

ارشاد ربانی ہے:

☆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

اور ہم نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔

اگر کوئی فرشتہ بطور وحی کے یہ کلمات پہلے اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتا اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کو سکھاتا تو یقیناً وہ علمی لحاظ سے حضرت آدم علیہ السلام کا مقابلہ کرتا اور آدم علیہ السلام کا ہم پلہ ہوتا لیکن قرآن شاہد ہے کہ آدم علیہ السلام کے مقابل فرشتے کسی چیز کا نام بھی نہ بتا سکے۔ یہ واضح دلیل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملنے والی علم کی خیرات کسی فرشتے سے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوئی لہٰذا اگر ایک عام نبی بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کا شاگرد ہو سکتا ہے تو پھر امام الانبیاء کسی فرشتے کے شاگرد کیونکر ہو سکتے ہیں اس لیے آپ کو عطا ہونے والے تمام علوم بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوئے آپ ﷺ کسی فرشتے یا انسان کے شاگرد نہیں ہیں۔

اللہ جل شانہ نے آقا ﷺ کے علم کے بارے میں واضح فرمایا:

☆ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ

اور جو آپ ﷺ جانتے تھے وہ ہم نے آپ کو سکھا دیا۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے تعلیم اسماء کے عمل کو فضل عظیم قرار نہیں دیا جبکہ آپ ﷺ کو جو تعلیم علم عطا کی گئی اسے فضل عظیم قرار دیا گیا۔

تاجدار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تو مدینۃ العلم ہیں وہاں کسی قسم کی علمی کمی کا شائبہ بھی کفر ہے جب باب العلم حضرت علی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں تو پھر مدینۃ العلم کیسے نہیں جان سکتے۔

نہ جانے تمہاری کیسی سمجھ کیسا شعور ہے
شاید عقل فہم و فراست سے دور ہے
تمہیں اُمی کا معنی ان پڑھ کیوں منظور ہے؟
مصطفیٰ کا ادب ہی ایمان کا نور ہے
ہم اہل ادب کا تو ہے یہی عقیدہ کہ
لفظ اُمّی کا معنی شاگرد ربّ غفور ہے

مدنی مصطفیٰ کریم تاجدار رسالت ﷺ کا لقب اُمی ہے جو وجہ بزرگی اور معجزہ کے ہے۔

محبوب کی چوکھٹ

مجرم ہو اگر تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ آؤ درِ توّاب پہ روتے ہوئے آؤ

مذکور ہے قرآن میں بخشش کا طریقہ
کہ محبوب ﷺ کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

اس لئے سامعین ذی وقار کہ
کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر

شہر نبی کا ہر بازار ہے نورانی

اس کی کتنی پیاری کلیاں اور پھول اللہ ہی اللہ
جس کی سوہنی گلیاں وہ ہے شہر رسول اللہ ہی اللہ

وہ خوش بخت جو اک بار مدینے سے ہو آیا
پھر اس پہ سمت ہوا رحمتوں کا سایہ
اس کی دعا ایسی ہوئی پھر قبول اللہ ہی اللہ

اس کی کتنی پیاری کلیاں اور پھول اللہ ہی اللہ
جس کی سوہنی گلیاں وہ ہے شہر رسول اللہ ہی اللہ

برکتیں اس کو خوب مل گئیں
عظمتیں اس کی بہت بڑھ گئیں
دربارِ نبی ﷺ میں حاضر ہوا جو با اصول اللہ ہی اللہ

اس کی کتنی پیاری کلیاں اور پھول اللہ ہی اللہ
جس کی سوہنی گلیاں وہ ہے شہر رسول اللہ ہی اللہ

سوہنے شہر نبی کا ہر بازار ہے نورانی
وہاں کھل اٹھتی ہے دل کی ہر کلی ایمانی
جو وہاں گیا پھر دنیا کو گیا وہ بھول اللہ ہی اللہ

اس کی کتنی پیاری کلیاں اور پھول اللہ ہی اللہ
جس کی سوہنی گلیاں وہ ہے شہر رسول اللہ ہی اللہ

دیئے عشق مصطفیٰ ﷺ کے دل میں جگمگاؤ
ثناء خوانی ہر دم اس کی کر کے ہی جاؤ
دن رات صبح و شام نعیم دو اس کو طول اللہ ہی اللہ
اس کی کتنی پیاری کلیاں اور پھول اللہ ہی اللہ
جس کی سوہنی گلیاں وہ ہے شہر رسول اللہ ہی اللہ

منبع انوار وتجلیات

وہ تاجدار کائنات
وہ فخر موجودات
وجہ تخلیق کائنات
رونق ارض وسماوات
دافع آفات و بلیات
منبع انوار و تجلیات
نبی معظم و محترم
مکرم و محتشم
رحمت سرتا بقدم
راز دار لوح و قلم
قاطع و دافع رنج والم
شہنشاہ عرب و عجم
سب کے لیے کرم ہی کرم
سب کی آن سب کا بھرم

الفت ربانی سے سرشار
عشق ربانی میں گرفتار
خامشی غار حرا میں
ربّ دو عالم سے محوگفتار
جنہیں ذکر کے لیے ربّ نے یہ کہا
وَاذْکُرِاسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً

الغرض ربّ کائنات کی محبت میں گم رہنے والے وہ

مدنی تاجرار چھوڑ کے گھر بار
ہوئے ساکن غار برائے یاد یار
برائے ذکر پروردگار
اللہ کے محبوب مدنی تاجدار

جب غارِ حرا میں آقا ﷺ محوِ ذکر پروردگار تھے تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے اس وقت آپ ﷺ ربّ کی محبت اور ذکر میں اس قدر محو تھے کہ فرمایا:

☆ مَا اَنَابِقَارِیٍ

نہیں ہوں میں پڑھنے والا

ماانابقاری کا معنی مراد لینے میں مقام نبوت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

قوت کا مظہر ہمارا نبی
ہے طاقت کا پیکر ہمارا نبی
جس میں سما جائے کلامِ ربی
رکھتا ہے وہ قلبِ اطہر ہمارا نبی

ہر کسی کا بھولنا عیب ہو سکتا ہے لیکن آقا ﷺ کا بھولنا عیب نہیں بلکہ آپ ﷺ پر فضل الہٰی کا ایک انداز ہے۔ یعنی یہ ایک حقیقت ہے کہ

عالم بھولے تو بھولنا عیب
فاضل بھولے تو بھولنا عیب
مفسر بھولے تو بھولنا عیب
مقرر بھولے تو بھولنا عیب
ولی بھولے تو بھولنا عیب
متقی بھولے تو بھولنا عیب

لیکن اگر

نبی بھولے تو یہ بھولنا لاریب

یاد رکھیئے پڑھنا، پڑھانا، لکھنا، سیکھنا یہ سب باتیں علم ہی کا حصہ ہیں اور انسان کی فضیلت کا سبب بھی تو علم ہی ٹھہرا ہے اور تمام فضیلتوں کا مجموعہ آپ ﷺ ہی تو ہیں۔

معرفت پاؤ ربّ کے فرمان سے
سنو یہ پیام تم بڑے دھیان سے
یہ نقطہ واضح ہے خود قرآن سے
کہ پڑھنا سیکھا ہے آپ ﷺ نے رحمان سے
نادانوں حضور ﷺ کو ان پڑھ نہ کہنا
نہ لینا فکر تم خبیث شیطان سے
آپ ﷺ علم کی حقیقتوں سے ہوں ماورا
توبہ کرو ایسے گندے گمان سے

علم کی خیرات ملی ہے سب کو
آپ ﷺ کی بارگاہ ذیشان سے
آپ ﷺ کا علم میں کوئی ہم پلہ نہیں
کہتا ہے ہارون یہ یقین وایمان سے

جبرائیل امین ہرگز آپ ﷺ کا استاد نہیں بعض غفلت میں سمجھ بیٹھے کہ اقراء کہنے کے بعد جبرائیل بالواسطہ نبی اکرم ﷺ کا استاد ہے ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر ڈاکیا کسی کو آ کے خط دے اور کہے کہ اس خط کو پڑھو تو یہ لازم نہیں آتا کہ خط موصول کرنے والے کو پڑھنا نہیں آتا۔ ڈاکیا اگر اپنے صاحب سے جیسے وہ خط دے، کہے کہ پڑھیے تو وہ کبھی استاد نہیں بن جاتا۔ جیسے اگر کنڈیکٹر ڈرائیور سے کہے خدا کے نام سے گاڑی چلایئے تو وہ ڈرائیور کا استاد نہیں بن جاتا بلکہ خادم ہی رہتا ہے لہٰذا جبرائیل اقراء کہنے کے باوجود میرے آقا ﷺ کا خادم رہا استاد ہرگز نہیں بنا۔ میرے آقا ﷺ کا معلم خود ربّ کائنات ہے جو واضح فرما چکا

☆ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ

اور جو آپ نہیں جانتے تھے وہ اس (اللہ) نے آپ کو سکھا دیا۔

آپ ﷺ کا مدرسہ عرش معلیٰ ہے آپ کی نشست اَوْ اَدْنٰی ہے اور آپ کی سند خاتم الانبیاء ہے۔

قرآن آپ کا اس کے قاری آپ ہیں
شاگرد خدا اے محبوب ﷺ باری آپ ہیں

مدنی آقا کے اوصاف

میرے مدنی آقا کریم کے اوصاف تو کوئی ساری زندگی قلمبند کرتا رہے تو بیان نہ ہوسکیں نہایت اختصار کے ساتھ کچھ نہ کچھ لکھ رہا ہوں۔

سر مبارک

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک نہایت ہی موزوں اور خوشنما تھا۔

بال مبارک

آپ کے بالوں کے متعلق مختلف تین روایات ملتی ہیں ایک تو یہ کہ کانوں کی لو تک دوسری یہ کہ کانوں کے نصف حصہ تک تیسری یہ کہ دونوں کندھوں کو اوپر سے چھوتے ہوئے۔ بالوں کی کیفیت مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی جب کبھی تیل لگا کر کنگھی کرتے تو لمبے معلوم ہوتے اور جب کبھی تیل نہ لگاتے اور کنگھی نہ فرماتے تو بال چھوٹے لگتے تھے آپ کے بال دراز نہ زیادہ گھنگھریالے اور نہ بالکل سیدھے تھے آپ ہمیشہ مانگ نکالتے تھے معزز سامعین! عام انسانوں اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں میں بہت بڑا فرق ہے اس لیے کہ کوئی انسان بطور تبرک اپنے بال یوں تقسیم کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آپ کے موئے مبارک سے برکتیں حاصل کی گئیں آپ کی زلفوں کو قرآن نے واللیل کہا کیا کوئی ایسا بشر ہے جس کے

بالوں کی یہ شان ہو؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

روئے مبارک

حضور اقدس ﷺ کا روئے مبارک جو جمال الٰہی کا آئینہ اور انوار تجلی کا مظہر تھا۔ آقا کریم ﷺ کا چہرۂ اقدس گول مائل بہ درازی رخساروں میں اعتدال چہرہ گوشت سے بھرا ہوا تھا آپ کے رخسار مبارک تو ایسے صاف تھے اور اتنے ہموار کہ چودہویں رات کا چاند چمکتا ہوا دکھائی دیتا بلکہ آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔ اللہ عزوجل نے آپ کے رُخ انور کو قرآن مجید میں ''والضحیٰ'' فرمایا۔

رنگ مبارک

حضور ﷺ کا رنگ مبارک سفید مائل بہ سرخی اور گندم گوں تھا۔

پیشانی مبارک

آقا کریم ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ اور نورانی تھی۔

حسن مبارک

حضور ﷺ کے حسن کے بارے میں امام قرطبی نے کتاب الصلوٰۃ میں کسی عارف کا کیا اچھا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کامل حسن ہمارے لیے ظاہر نہیں ہوا کیونکہ اگر ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں آپ ﷺ کے دیدار کی تاب نہ لاسکیں۔

آنکھیں مبارک

آقا کریم ﷺ کی مبارک آنکھیں بڑی اور قدرت الٰہی سے سرگیں اور پلکیں دراز تھیں آنکھوں کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے اللہ تعالیٰ نے

آپ کے بصر شریف کا وصف قرآن مجید میں یوں مزکور فرمایا:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی

امام بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ اندھیری رات میں روشن دن کی طرح دیکھتے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے قلب شریف کو معقولات کے ادراک میں احاطہ اور وسعت بخشی تھی اسی طرح آپ کے حواس لطیف کو محسوسات کے احساس میں توسیع عنایت فرمائی تھی آپ کا فرشتوں اور شیاطین کو دیکھنا اور شب معراج کی صبح کو مکہ مشرفہ میں قریش کے آگے بیت المقدس کو دیکھ کر اس کا حال بیان فرمانا...... اور مسجد نبوی کے بننے کے وقت آپ کا مدینہ منورہ سے کعبہ مشرفہ کو دیکھنا زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھنا...... اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے دیکھنا یہ تمام امور آپ کی قوت بینائی پر دلالت کرتے ہیں غزوہ احزاب میں خندق کھودتے وقت ایک سخت پتھر حائل ہو گیا تھا جسے حضور ﷺ نے کدال کی تین ضربوں سے اڑادیا پہلی ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں دوسری ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے کسریٰ کا سفید محل دیکھ رہا ہوں تیسری ضرب پر فرمایا کہ اس وقت یہاں سے میں ابواب صنعاء کو دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح جب غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وجعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وعبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے تو حضور اقدس مدینہ منورہ میں ان واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور بیان فرمارہے تھے۔

بھویں مبارک

حضور سرور کونین ﷺ کی بھویں دراز باریک تھیں ان کے بال گھنے اور

آپس میں گھتے تھے درمیان میں دونوں اس قدر متصل تھیں کہ دور سے ملی ہوئی محسوس ہوتی تھیں ان دونوں کے درمیان ایک باریک رگ تھی جو جلال کے وقت متحرک ہو جاتی تھی۔

ناک مبارک

آقا ﷺ کی ناک مبارک خوبصورت اور دراز تھی اور درمیان میں ابھراؤ نمایاں تھا۔

دہن مبارک

آپ ﷺ کا دہن مبارک فراخ تھا۔

لعاب دہن مبارک

حضور ﷺ کے مبارک منہ کا لعاب زخمیوں اور بیماروں کے لیے شفاء تھا چنانچہ فتح خیبر کے دن آقا ﷺ نے اپنا لعاب دہن حضرت علی المرتضیٰ کی آنکھوں میں ڈال دیا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے آنکھیں ایسے ٹھیک ہو گئیں جیسے درد کبھی ہوا ہی نہ تھا غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو کسی چیز نے کاٹ کھایا حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن زخم پر لگایا اسی وقت درد جاتا رہا حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور دعا فرمائی پس مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہو گئی حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور دعا کی وہ ہاتھ ٹھیک ہو گیا ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لایا گیا آپ نے اس میں سے پانی پیا باقی جو بچ گیا کنویں میں ڈال دیا گیا پس

اس میں سے کستوری کی سی خوشبو نکلی۔ آقا کریم ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک کنواں تھا آقا کریم ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈال دیا اس کا پانی ایسا شیریں ہو گیا کہ تمام مدینہ منورہ میں اس سے بڑھ کر میٹھا کوئی کنواں نہ تھا۔

زبان مبارک

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا کلام واضح اور مبین ایسا تھا کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا حضرت امام معبد نے جو آپ کا حلیہ شریف بیان کیا ہے اس میں یوں ہے کہ آپ کا کلام شیریں۔ حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ نہ حد سے کم نہ حد سے زیادہ گویا آپ کا کلام لڑی کے موتی ہیں۔

آواز مبارک

تمام انبیائے کرام خوبرو اور خوش آواز تھے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سب سے زیادہ خوبرو اور خوش آواز تھے خوش آواز ہونے کے علاوہ آپ بلند آواز اتنے تھے کہ جہاں تک آپ کی آواز شریف پہنچتی اور کسی کی آواز نہ پہنچتی تھی۔ بالخصوص خطبوں میں آپ کی آواز گھروں میں پردہ نشین عورتوں تک پہنچ جاتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاؤ اس آواز کو عبداللہ بن رواحہ نے جو شہر مدینہ میں قبیلہ بنی غنم میں تھے سن لیا ارشاد نبوی کی تعمیل میں وہیں اپنے مکان میں دوزانوں ہو بیٹھے۔ حضرت اُم ہانی فرماتی ہیں کہ ہم آدھی رات کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرأت سنا کرتے تھے حالانکہ میں مکان کے اندر چار پائی پر ہوا کرتی تھی۔

گردن مبارک

آقا کریم ﷺ کی گردن مبارک چمکدار معتدل صاف اور شفاف تھی۔

دست مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم یا دیبا کو آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا جس شخص سے آقا ﷺ مصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر آقا ﷺ اپنا دست مبارک رکھتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا حضور ﷺ کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشت خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی اس مبارک ہاتھ میں سنگریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا اسی دست مبارک کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت یکے بعد دیگرے منہ کے بل گر پڑے اسی مبارک ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے چاند دوپارہ ہو گیا انہیں مبارک ہاتھوں کی انگلیوں سے متعدد بار چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا۔

شکم مبارک

آقا ﷺ کا شکم مبارک سینہ کے برابر اور ہموار تھا حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم مبارک کو دیکھا گویا کاغذ ہیں ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور تہہ کیے ہوئے۔

سینہ مبارک

آقا ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ تھا حضرت عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں "زسر سینہ اش جامی الم نشرح لك برخواں" یعنی آپ ﷺ کے سینہ مبارک کی شان میں سورۃ الم نشرح پڑھو۔

بغلیں مبارک

آ قا ﷺ بغلیں مبارک اور تمام جوڑ لطیف مطہر اور صاف وشفاف تھے۔

مہر نبوت اور پشت مبارک

حضور تاجدار انبیاء ﷺ کی پشت مبارک ایسی صاف و شفاف اور روشن تھی جیسے پگھلائی ہوئی چاندی ہے ہر دوشانہ کے درمیان ایک نورانی گوشت کا ٹکڑا تھا جو بدن شریف کے تمام اجزاء سے ابھرا ہوا تھا اسے مہر نبوت کہتے تھے۔

سچ پوچھو تو یہ ایک عظیم اور عجیب نشان تھا جو حضور ﷺ سے مختص تھا کہ جس کی حقیقت کو ربّ العزت کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔

قلب شریف

مدنی مصطفیٰ کریم ﷺ کا قلب شریف پہلا قلب شریف ہے جس میں اسرارِ الٰہیہ اور معارف ربانیہ ودیعت رکھے گئے کیونکہ آپ بوجود صورت نوری سب سے پہلے پیدا کئے گئے چار دفعہ فرشتوں نے آپ کے صدر مبارک کو شق کیا اور قلب شریف کو نکال کر دھویا اور اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا حضور نبی کریم ﷺ اپنے قلب شریف کی نسبت یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ سو جاتی ہے میرا دل نہیں سوتا۔

دانت مبارک

آ قا کریم ﷺ کے سبھی دانت شفاف اور روشن تھے سامنے کے دانت کشادہ تھے جن سے بوقت کلام نور جھلکتا تھا۔

ہونٹ مبارک

حضور ﷺ کے ہونٹ مبارک پتلے اور نرم تھے۔

ریش مبارک

آپ ﷺ کی ریش مبارک گھنی اور بڑی تھی جس سے سینہ مبارک بھر جاتا تھا آپ ﷺ ریش مبارک کو طول و عرض سے مٹھی بھر کٹواتے تھے۔ آپ داڑھی میں کنگھی کرتے اور اسے آئینہ میں دیکھتے آقا ﷺ فرماتے کہ مشرکین کی مخالفت کرو یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو آخری عمر میں سرکار ﷺ کی داڑھی مبارک میں تقریباً بیس بال سفید تھے۔

مونچھیں مبارک

آقا ﷺ کی مونچھیں جوں ہی لبوں سے بڑھتی تو آپ ان کو کتروا لیتے یعنی پست کر لیتے۔

قد مبارک

آقا ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ کی قامت زیبا کا سایہ نہ تھا۔

رفتار مبارک

آقا ﷺ کی رفتار مبارک کا یہ انداز تھا کہ جب چلتے تو نہایت قوت وطاقت سے قدم اٹھاتے اور جب زمین پر قدم رکھتے تو معلوم ہوتا گویا آپ نیچے اتر رہے ہیں۔

پسینہ مبارک

آقا ﷺ کا پسینہ مبارک بہت خوشبودار تھا لوگ شادی و بیاہ میں اسے لے جاتے تھے اور اس کا ایک قطرہ تیل وغیرہ میں ملا کر استعمال کرتے اور اس کی خوشبو عطر اور کستوری سے بھی زیادہ دلکش تھی آپ ﷺ جس گھر میں تشریف لے جاتے یا جس گلی کوچے سے گزرتے وہ جگہ دیر تک خوشبو سے مہکتی رہتی تھی۔

جلد مبارک و بوئے خوش

آقا ﷺ کی جلد مبارک نرم تھی ایک ذاتی وصف حضور ﷺ میں یہ تھا کہ خوشبو لگائے بغیر آپ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کو نہ پہنچ سکتی تھی آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں نے غور سے آپ کی طرف نگاہ کی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہیں اور آپ سے تیز کستوری کی طرح خوشبو آرہی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے میں اسے اس کے خاوند کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں میرے پاس کوئی خوشبو نہیں آپ کچھ عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا کل صبح ایک چوڑے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی لے کر میرے پاس آنا دوسرے دن وہ شخص شیشی اور لکڑی لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اپنا پسینہ اس میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی پھر فرمایا اسے لے جا اپنی بیٹی سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو شیشی میں تر کر کے مل لیا کرے پس وہ آپ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام بیت المطیبین خوشبوؤں والا گھر مشہور ہو گیا۔ اب بھی مدینہ منورہ کے درودیوار سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقان رسول ﷺ شامہ محبت سے محسوس کرتے ہیں ابن بطال کا قول ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک اور درودیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے اور اشبیلی نے فرمایا ہے کہ خاک مدینہ میں ایک عجیب مہک ہے جو کسی خوشبو میں نہیں اور یاقوت نے کہا ہے کہ منجملہ خصائص مدینہ اس کی ہوا کا خوشبودار ہونا

ہے اور وہاں کی بارش میں بوئے خوش ہوتی ہے جو کسی اور جگہ کی بارش میں نہیں ہوتی علامہ دمیری نے اپنی منظومہ فی الفقہ میں لکھا ہے کہ جن چوپایوں پر سرکار ﷺ سوار ہوئے آپ کی سواری کی حالت میں انہوں نے کبھی پیشاب نہ کیا اور جس چوپایہ پر آپ سوار ہوئے وہ آپ کی حیات میں کبھی بیمار نہ ہوا۔

پائے مبارک

ہر دو پائے مبارک سطبر و پر گوشت اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے نہ تھے اور نرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً گر جاتا تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چلنے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ ﷺ کے لیے زمین لپٹتی جاتی تھی حضور کے پاؤں مبارک وہ قدم مبارک ہیں کہ جب آپ پتھر پر چلتے تو وہ نرم ہو جاتا یہ وہی قدم مبارک ہیں جن کی محبت میں کوہ احد کوہ شبیر حرکت میں آئے یہ وہی قدم مبارک ہیں کہ قیام شب میں ورم کر آتے تھے یہ وہی قدم مبارک ہیں کہ مکہ اور بیت المقدس کو ان سے شرف زائد حاصل ہوا۔

لباس مبارک

حضور تاجدار مدینہ قرار قلب وسینہ صاحب معطر معطر پسینہ فیض گنجینہ پر نور سینہ ﷺ کا عام لباس چادر، قمیص اور تہہ بند تھا یمن کی دھاری دار چادریں جن کو خیرۃ کہتے ہیں سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ نے اونی جبہ شامیہ استعمال فرمایا ہے جس کی آستینیں اس قدر تنگ تھیں کہ وضو کے وقت ہاتھ آستینوں سے نکالنے پڑتے تھے جبکہ کسروانی بھی پہن لیتے تھے جس کی جیب اور دونوں چاکوں پر دیبا کی سنجاف تھی ایسی اونی چادر بھی آپ نے استعمال کی ہے جس پر کجاوہ کی شکل بنی ہوئی تھی آقا ﷺ سفید لباس پسند

اورسرخ ناپسند فرماتے تھے کبھی کبھی آقا کریم پاجامہ پہن لیتے۔

آقا ﷺ سفید، سیاہ، بھورا اور سبز رنگ کا عمامہ شریف پہنتے تھے۔ کبھی عمامہ شریف کا شملہ چھوڑا کرتے۔ اور کبھی نہ چھوڑا کرتے تھے شملہ اکثر دونوں شانوں کے بیچ میں اور کبھی شانہ مبارک پر پڑا رہتا آقا ﷺ اکثر باعمامہ رہتے۔

نعلین مبارک

آقا ﷺ کی نعلین شریف چپل کی شکل کی تھیں ہر ایک دو دو تسمے دہرے تہہ والے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور متصل کی انگلی مبارک کے بیچ میں اور دوسرا انگشت میانہ اور بضر کے بیچ میں ہوا کرتا یہ وہی نعلین شریف ہیں کہ شب معراج شریف میں جب حضور اقدس ﷺ عرش پر تشریف لے گئے تو بقول صوفیہ کرام باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ نعلین شریف سمیت عرش کو شرف بخشیے نقش نعلین مبارک کی برکات بیان کرتے ہوئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جس کے پاس یہ نقش متبرکہ ہو ظلم ظالمین و شر شیاطین اور حسد حاسدین سے محفوظ رہے گا۔ جو ہمیشہ اپنے پاس رکھے گا معزز ہوگا۔ جس کشتی میں ہوگا نہ ڈوبے گی۔ عورت دردزہ کے وقت اپنے ہاتھ میں لے آسانی ہوگی۔ زیارت روضہ اقدس نصیب ہوگی یا خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔ جس قافلے میں ہو نہ لٹے گا۔ جس مال میں ہو چوری سے محفوظ رہے گا۔ جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہوگی۔ جس مراد کی نیت سے پاس رکھے حاصل ہو گی۔ موضع درد و مرض پر رکھ کر اس سے شفائیں ملیں گی۔ آفات و بلائیں اس سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں۔

قرآن کریم اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دوستانہ گرامی قرآن پاک میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اوصاف طیبہ کا ذکر ہے۔ وہ مختلف مقامات پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف اوصاف کا ذکر کرتا ہے۔

جیسے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ روشن کا ذکر

والضحٰی

حضور کی زلف عنبرین کا ذکر

والليل اذا سجٰی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ربّ کی پختہ الفت کا ذکر

ماودعك ربك وما قلٰی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا ذکر

ولسوف يعطيك ربك فترضٰی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر

یٰسین 'والقرآن الحكيم وانك لمن المرسلين

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تن اطہر کا ذکر

والنجم اذا هوٰی

حضور ﷺ کے پیارے یاروں کا ذکر

والذین معه

ورفعنالك ذكرك

دوستانہ گرامی!

ایمان کی اہم اور اصل بنیاد بھی ہے جس طرح کسی مکان یا کسی اور جگہ کی بنیاد ہوتی ہے جیسے انسان کی بھی بنیاد ہے اسی طرح ایمان کی اہم بنیاد "کلمہ" ہے۔ آیئے اس پر غور کرتے ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

اگر کوئی شخص فقط لا الٰہ الا اللہ کہتا رہے تو کیا اس شخص کا ایمان مکمل ہو جائیگا؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

معلوم ہوا جس طرح کلمے کے بغیر ایمان نامکمل ہے جس طرح پہلے بتایا جا چکا ہے اس طرح محمد رسول ﷺ کے بغیر کلمہ نامکمل ہے۔

آیئے ذرا اذان پر غور کریں

اور دیکھیں کہ محمد رسول ﷺ کے بغیر کیسے

کلمہ نامکمل ہے۔

اگر کسی نے کہا

اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ

کیا اذان ہوگئی۔

نہیں ابھی اذان نہیں ہوئی

کہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو کیا اذان مکمل ہو گئی

ہر گز نہیں، ہر گز نہیں

کہا.....

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

کیا اب اذان مکمل ہو گئی؟

ہر گز نہیں، ہر گز نہیں

اذان مکمل نہیں ہوئی

آخر کیوں نہیں؟

س لئے نہیں کہ ابھی محمد رسول اللہ ﷺ کا نام نہیں آیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اذان ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نامکمل ہے۔

اسی طرح اگر نماز سے پہلے پڑھی جانے والی تکبیر کے لفظوں پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حب اگر محمد ﷺ کا ذکر نہ کیا جائے تو تکبیر نہیں ہو گی۔

آخر میں یہ پتہ چلا

ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نامکمل ہے۔

دوستانِ گرامی!

آیئے اب نماز کی طرف چلتے ہیں۔

نمازی مصلے پر کھڑا ہو گیا

ثناء بھی پڑھ لی

تعوذ وتسمیہ بھی پڑھ لی

سورۂ فاتحہ بھی پڑھ لی

سورۂ اخلاص بھی پڑھ لی

رکوع بھی کرلیا

سجدہ بھی کرلیا

مگر ......

تشھد کو ترک کردیا

کیا نماز ہوگئی؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں

آخر کیوں نہیں؟

اس لئے کہ

ابھی حضرت محمد ﷺ پر سلام نہیں پڑھا۔

معلوم ہوا خدا کی عبادت ذکر مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نامکمل یہ حقیقت واضح ہوگئی

کہ ......

جہاں جہاں خدا کا ذکر

وہاں وہاں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

ربّ کائنات نے خود حدیث قدسی میں فرمایا

اذا ذکرت ' ذکرت معی

اے میرے محبوب!

جہاں میرا ذکر ہوگا

وہاں تیرا ذکر ہوگا

کلمے میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

حشر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

میرے حبیب ﷺ!

جہاں جہاں' میری خدائی کے تذکرے ہیں

وہاں وہاں' تیری مصطفائی کے تذکرے ہیں

مشکل میں صدا

جب بھی مشکل میں محمد ﷺ کو صدا دیتے ہیں لوگ

بگڑی تقدیر مدینے سے بنا لیتے ہیں لوگ

مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے

ہم غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جس کا جو ملا ہے اور جس کو جو ملتا ہے اور جو ملے گا وہ سرکارِ کائنات کے صدقے سے ملتا ہے یعنی

ستاروں کو دمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
سیاروں کو چمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
ماہتاب کو چاندنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
آفتاب کو تیرگی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
دریا کو لہریں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
فلک کو چھتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
زمین کو طشتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
مکین و مکاں ملے تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
زمین و آسماں ملے تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
وہ پیارا قرآن ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
سارا جہان ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
بلکہ رحمان تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے

پھر بھی...... پھر بھی

اگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ درِ مصطفیٰ سے مانگنا اور لینا شرک صرف خدا ہی سے مانگا اور لیا جائے

ان کی سوچ پہ عقل دنگ ہے
یہ تو خدا سے کھلی جنگ ہے

کیونکہ اگر دودھ ملے گائے سے تو شرک نہیں ...... پانی ملے چشمے سے تو شرک نہیں...... معدنیات ملیں کوہسار سے تو شرک نہیں...... گل ملیں گلزار سے تو شرک نہیں...... روشنی ملے آفتاب سے تو شرک نہیں ...... چاندنی ملے ماہتاب سے تو شرک نہیں...... اگر ان وسائل کو ذریعہ بنا کر خدا کی نعمتیں حاصل کرنا شرک نہیں تو مقصودِ کائنات کو وسیلہ بنا کر خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا بھی شرک نہیں۔

ربّ کی محبت درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے
تمیز عبدیت درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے
توحید کی معرفت درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے
ساری شریعت درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے

تقسیم کرنے والا

☆ اِنَّمَا اَنَاقَاسِمٌ

بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

وہ کیسا تقسیم کرنے والا؟

اللہ تعالیٰ نے خزانوں کی کنجیاں جس کی جھولی میں ڈال دی ہیں صاحب بصیرت لوگ جانتے ہیں کہ تالہ کھلوانے اور کوئی چیز نکلوانے کے لیے تالے والے سے نہیں بلکہ چابی والے سے رجوع کیا جاتا ہے میرا مطالبہ بھی یہی ہے کہ آپ خدا کے خزانوں کی چابیاں رکھنے والے سرکار سے رابطہ کریں تاکہ ہمیں بھی خزانوں سے کچھ نہ کچھ عطا ہو ورنہ محروم ہی رہنا پڑے گا اس لیے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اور یہ چابیاں دو قسم کی ہیں

☆ اول جنہیں قرآن نے مفاتیح کہا

☆ ثانیہ جنہیں قرآن نے مقالید کہا

کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے

لفظ محمد ﷺ کی ابتداء حرف ''میم'' سے ہے اور انتہا حرف ''دال'' پر ہے تو اچھی طرح سمجھ لے کہ مفتاح کی میم اور مقالید کی دال اس پر دال ہے کہ خزانوں کی ابتداء بھی محمد ﷺ ہیں اور انتہا بھی محمد ﷺ ہیں جو ان خزانوں سے کچھ پانے کا طلبگار ہوا وہ اگر

علی تھا تو باب العلم بن گیا
عمر تھا تو فاروق اعظم بن گیا
عثمان تھا تو منبع حلم بن گیا
ابوبکر تھا تو صدیقوں کا معلم بن گیا

یہ خزانے اب بھی بٹ رہے ہیں اور کبھی نہ ختم ہوں گے اور اگر تیرا اعتقاد ختم ہو گیا تو پھر کیا کرے کوئی یہی کہا جا سکتا ہے۔

اے واعظ تجھے ہوا کیا ہے؟
تیرے مرض کی دوا کیا ہے؟

نور

علامہ سیّد محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں نقل فرماتے ہیں نور سے مراد عظیم نور ہے جو تمام انوار کا نور ہے اور وہ نبی پاک ﷺ ہیں امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری جامع البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل تورات اور اہل انجیل کو خطاب کر کے فرمایا تمہاری طرف نور اور کتاب مبین آ گئی نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جنہوں نے حق کو روشن کیا اسلام کو ظاہر فرمایا اور کفر کو مٹایا اسی نور کے سبب آپ وہ باتیں بیان فرما دیتے جن کو یہودی چھپاتے تھے۔

☆ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ

تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور آ گیا

نصر بن محمد سمرقندی اپنی تفسیر سمرقندی میں لکھتے ہیں نور سے مراد گمراہی سے روشنی ہے اور وہ حضرت محمد ﷺ ہیں نور وہ ہے جس سے چیزیں ظاہر ہوتی ہیں اور آنکھیں اس کی حقیقت کو دیکھتی ہیں قرآن کو نور کہا گیا ہے کیونکہ وہ قلوب میں نور کی طرح واقع ہوتا ہے اس لیے جب قرآن دل میں جاگزین ہوتا ہے تو اس سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں کئی اقوال ہیں نور سے مراد محمد ﷺ ہیں نور سے مراد اسلام ہے نور

سے مراد قرآن ہے اور کتاب مبین سے مراد بھی قرآن ہے مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی خزائن العرفان میں رقمطراز ہیں سیّد عالم ﷺ کو نور فرمایا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور حق کی راہ واضح ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا عمر تم جانتے ہو میں کون ہوں پھر خود فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا پس اس نور نے اللہ کے حضور سجدہ کیا وہ سجدہ سات سو سال تک جاری رہا اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے پہلے میرے نور نے سجدہ کیا۔

ولادت کی گھڑی

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے جس رات اپنے لخت جگر کو جنم دیا ایک عظیم نور دیکھا جس کی بدولت شام محلات روشن ہو گئے حتیٰ کہ میں نے ان کو دیکھ لیا اور فرماتی ہیں کہ جب ولادت کی گھڑی آئی تو مجھے ستارے یوں لگے گویا وہ بالکل میرے قریب آ گئے ہیں اور جب حضور ﷺ کو میں نے جنم دیا تو ایسا نور برآمد ہوا جس کی وجہ سے سارا مکان اور حجرہ روشن ہو گیا حتیٰ کہ جدھر دیکھتی نور ہی نور نظر آتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقا دو عالم ﷺ کے سامنے والے دو دانتوں کے درمیان کشادگی تھی جب آپ کلام فرماتے تو اس سے نور نکلتا محسوس ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب ﷺ میں نے یوسف کو حسن اپنی کرسی کے نور سے پہنایا اور آپ ﷺ کے چہرے کو حسن اپنے عرش کے نور سے بخشا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سحری کے وقت میں سلائی کر رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی میں نے تلاش کی مگر نہ ملی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو چہرۂ انور کے نور سے مجھے سوئی مل گئی میں نے جب یہ بات

آقا ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا افسوس...... یہ اس پر افسوس ہے اس پر جو میرے چہرے کے دیدار سے محروم رہا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اگر آقا ﷺ کا حسن پوری آب و تاب سے ظاہر ہوتا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا مشکل ہو جاتا عبدالحق محدث دہلوی کا قول ہے کہ آقا ﷺ سر سے لے کر قدم مبارک تک نور تھے اگر آپ لباس بشری میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ ﷺ کے حسن کا ادراک ناممکن ہوتا۔ علامہ فاسی کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ اندھیرے گھر کو اپنے نورانی چہرۂ مبارک سے منور کر دیتے تھے علامہ یوسف نبہانی کا قول ہے کہ آقا ﷺ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن اور منور ہو جاتا۔

تو ہے نور عین تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

منکرین وسیلہ، شفاعت واستعانت کو پیغامِ حق

اللہ ہے کافی خلق کی حاجت روائی کے لیے
نبی ولی مظہر ہیں اس کے صفت عطائی کے لیے
پڑھتے ہو قرآن میں وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينَ
(اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے)
بھاگتے ہو کیوں پھر حکیم سے دوائی کے لیے

حوالہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ
پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء آیت نمبر ۸۰
ترجمۃ کنز الایمان شریف از قلم سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام الشاہ
احمد رضا خاں علیہ رحمت الرحمٰن

صلوعلی الحبیب

حبیب ﷺ پر درود پڑھو

انوار کی باتیں

جاء کم من اللہ نور	مصطفیٰ ﷺ کے انوار کی باتیں
انا ارسلناك کا الف	مصطفیٰ ﷺ کی نصرت کا جھنڈا
طه کی ط	مصطفیٰ ﷺ کے منشور عالی کا طرۂ امتیاز
والضحٰی	مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کا جمال
والذین معه	مصطفیٰ ﷺ کے یاراں کی قسم
سبحٰن الذی اسرٰی	مصطفیٰ ﷺ کے سفر کا حال
فاوحٰی الی عبده ما اوحٰی	مصطفیٰ ﷺ کی عبدیت کا کمال
طٰهٰ	مصطفیٰ ﷺ کے رخ منور کا تذکرہ
وما ینطق عن الھوٰی	مصطفیٰ ﷺ کے اقوال کی باتیں
قم فانذر	مصطفیٰ ﷺ کے افعال کی باتیں

رفعت ذکر رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

''اے حبیب ﷺ ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کیا''

گویا باری تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پیار کی زبان سے فرمایا:

توحید میری ہوگی

رسالت تیری ہوگی

خلقت میری ہوگی

حکومت تیری ہوگی

جبرائیل میرا ہوگا

خدمت تیری ہوگی

وَالضُّحٰی میں بولوں گا

زلفیں تیری ہوں گی

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی میں بولوں گا

معراج تیری ہوگی

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ میں بولوں گا

توحید میری ہوگی

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو بولے گا

رسالت تیری ہوگی

میلاد النبی ﷺ کے متعلق احادیث

حدیث نمبر 1-

وکانت تلک السنة التی حمل فیها برسول اللہ ﷺ یقال لها سنة الفتح والتهاج فان قریش کانت قبل ذالک فی جدب و فیق عظیم' فاحضرت الارض' وحملت الاشجار واتاهم الرغد من کل جانب فی تلک السنة ۔

''جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح ونصرت' تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا' اہل قریش میں سے قبل معاش بدحالی' عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب وگیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کی مردہ شاخوں کو ہر کرویا اور انہیں پھلوں سے لاد یا۔ اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے''

حدیث نمبر۲

انـه خـرج مـنى نورا ضاء لى بعه قصور بصرى من ارض الشـام وفـى رواية أضـاء لـه قصورا لشـام واسوقها حتى رأيت اعناق الابل ببصرى

''بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرہ کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نور سے ملک شام کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے بصرہ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا۔''

اللہ کا نور آ گیا

مالک کائنات نے ارشاد فرمایا:

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللہِ نُوْرٌ

''تحقیق لوگو! اللہ کی طرف سے تمہاری طرف نور آ گیا''

سامعین محترم غور کیجئے

کیا آیا	نور آیا
کہاں سے آیا	اللہ کی طرف سے آیا

اور یہ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ نور کا معنی روشنی ہے اور روشنی اپنے مبداء اور مرکز کی خبر دیتی ہے۔

دھوپ.......

سورج کی خبر دیتی ہے

چراغ کی روشنی......

چراغ کی خبر دیتی ہے۔

بلب کی روشنی......

بلب کی خبر دیتی ہے۔

یعنی ہر روشنی اپنے مرکز کی خبر دیتی ہے چونکہ مصطفیٰ ﷺ بھی ایک روشنی ہیں چنانچہ مصطفیٰ ﷺ اپنے مرکز ربّ کائنات کی خبر دیتی ہے۔

کون محمد عربی ﷺ

خدا کا ہے نور — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے کیف و سرور — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدا کا پیارا — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بے کسوں کا سہارا — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دلوں کا چین — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
راحت عین — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عاشقوں کی ثروت — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے پیکر رحمت — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب کا کریم — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے رؤف الرحیم — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حق کا ستارہ — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے سینوں کا نعرہ — محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت

سامعین محترم!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں انسانیت میں تخلیق فرمایا۔ اور اے انسانیت کا تقاضا ہے کہ اگر تیرے اندر انسانیت ہے تو محسن انسانیت کی انسانیت کو انسانیت کی طرح اپنا کر انسانیت کو انسانیت سے بہرہ ور کر۔

اے انسانیت اس لئے کہ

انسانیت کی عظمت　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کی عزت　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کا ترنم　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کا تبسم　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کی رفعت　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کی شوکت　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں اور کہوں گا:

انسانیت کی انسانیت　　محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت محمد ﷺ کا ذکر کوئی انسان نہیں روک سکتا اور نہ ہی نعت خوانی کو روک سکتا ہے۔

جس کے بارے میں:

وَالضُّحٰی — اللہ نے کہا

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی — اللہ نے کہا

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی — اللہ نے کہا

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ — اللہ نے کہا

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ — اللہ نے کہا

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ — اللہ نے کہا

یٰسین — اللہ نے کہا

طٰہٰ — اللہ نے کہا

تو پھر میں کیوں نہ کہوں

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے''

یا محمد ﷺ یارسول اللہ ﷺ

جب بھی انہیں سائل نے گھبرا کر پکارا ہے
آواز پہ آئی یہ شخص ہمارا ہے

....

ہے یوں تو گناہوں کی فہرست بڑی لیکن
پر سرورِ عالم ﷺ کی رحمت کا سہارا ہے

....

وہ نعمت شاہی کو خاطر میں نہیں لاتے
جن کا شہہ طیبہ کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے

نسبتِ محمد ﷺ

جسارت نعت لکھنے کی دلِ بیباک سے ہو گی
اسی صورت مجھے نسبت رسول پاک ﷺ سے ہو گی

بنا ان کی محبت کے جبیں سائی سے کیا حاصل ؟
قیامت میں تو بخشش دیدۂ نمناک سے ہو گی

سجی ہو گی جہاں بھی مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی محفل
تو بارش رحمتوں کی اس جگہ افلاک سے ہو گی

مسیحاؤ بھلا تم درد دل کی کیا دوا دو گے
شفاء مجھ کو تو بس ان کی گلی کی خاک سے ہو گی

بخششوں کا حقدار بشر

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا جسے دیدار ہو جائے

غلام مصطفیٰ ﷺ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ کے نام پر سودا سرِ بازار ہو جائے

اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے

اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکار مدینہ کی
خدا وند دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

آمدِ مصطفیٰ ﷺ سے پہلے

آمد مصطفیٰ کریم سے پہلے
جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمین تھی سبزہ نہ تھا
پھول تھے مہک نہ تھی
ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی
شرمندگی تھی مگر بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا
جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ:

مبارک ہو۔ مبارک ہو
غمگسار آ گئے' تاجدار آ گئے' رہنما آ گئے
دِلربا آ گئے' رحمت عالم آ گئے' عظمت آدم آ گئے
چارہ گر آ گئے' ساقی کوثر آ گئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں
پھول مہکنے لگے
غنچے کھلنے لگے
چاند مسکرانے لگا
ستارے دمکنے لگے

ہر طرف نور ہو گیا

رات ڈھلنے لگی
بات بننے لگی
احساس جاگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا
ہونٹ مسکرانے لگے
ابر رحمت برسنے لگی

بس کیا تھا

ہر ایک لب پر سوال سا تھا
کہاں سے اِتنے سرور آئے
ہر ایک ذرّہ پکار اٹھا
حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

ممکن نہیں

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا، حضور ﷺ کا
ممکن نہیں، اگرچہ احاطہ حضور ﷺ کا

چہرے کو ان کے چاند ہوں یہ بھی ہے غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط

معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی

جو دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں

ابرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
یاقوس بے مثال کہوں کچھ بجا نہیں
اک غنچۂ جمال کہوں کچھ بجا نہیں

صابؔر میرے حضور ﷺ کے ابروکمال تھے
اس عالم حسین میں جلال وجمال تھے

نامِ نبی ﷺ

جب لیا نامِ نبی ﷺ میں نے صدا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب روتا ہوں محمد ﷺ کی ثنا سے پہلے

سرکار کی گفتگو

عمر بھر سرکار کی ہم گفتگو کرتے رہے
دل کو ان کی گفتگو سے مشکبور کرتے رہے
روح میں جو خاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزن اسم پیمبر سے رفو کرتے رہے
میں تصور میں کھڑا تھا اپنے آقا کے حضور
شہر بھر میں لوگ میری جستجو کرتے رہے
خوبیٔ قسمت کہ ہم کو وہ نبی بخشے گئے
انبیاء بھی جس نبی کی جستجو کرتے رہے
ہم کو نازش جب بھی تڑپایا کسی آزار نے
نقش نام مصطفیٰ ﷺ زیب گلو کرتے رہے

عبادت کا انداز

جس دل میں محمد ﷺ کی محبت نہیں ہوتی
اُس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس نام کے ساتھ
یہ نام نہ ہو شامل تو عبادت نہیں ہوتی

صدائیں سلام کی

آمد ہے کس پیمبر عالی مقام کی
آنے لگیں صدائیں درود وسلام کی
ہر چیز ان کے واسطے تخلیق کی گئی
کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی

گلیاں بازار سجا دو

چاند اُترا فلک سے زمین پر
ساری دنیا کو مژدہ سنا دو
آج میلاد ہے میرے مصطفیٰ کا
سارے گلیاں اور بازار سجا دو

صدا کے لئے

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لئے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے
یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بتایا ہے مصطفٰی کے لئے
جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لئے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صابر
جی رہا ہے تیری ثناء کے لئے

محفل سرکار کا عالم

سرکار کی محفل کا عالم ہی نرالا ہے
جھرمٹ ہے غلاموں کا دیوانوں کا میلہ ہے
جائیں گے نیازؔی ہم پھر سے مدینے میں
پیغام مدینے سے بس آنے ہی والا ہے

نبی ﷺ کو پکارنا

شام غم کو نکھار لیتا ہوں
وقت اپنا گزار لیتا ہوں
مشکلیں جب بھی گھیرتی ہیں مجھے
میں نبی ﷺ کو پکار لیتا ہوں

آقا ﷺ کی رحمت

سجائے بیٹھے ہیں نعتوں کی محفل
میرے آقا کی رحمت ہو رہی ہے
درودوں کی جس جگہ پہ سجی ہے محفل
وہاں دِن رات برکت ہو رہی ہے

عشق سرکار ﷺ

عشق سرکار میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو
مجھ سے دنیا ہے خفا تو خفا ہی رہنے دو
در سے دیوانے کو جب دنیا نے ہٹانا چاہا
مسکرا کے کہا آقا ﷺ نے بس اسے رہنے دو

بزمِ تصورات

بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبریل
کسی نے نبی ﷺ کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی
لو آ گیا وہ گنبد خضریٰ بھی سامنے
میری نظر سے پردہ اٹھا ہے ابھی ابھی
قدرت نے پھول اس پہ کرم کے لٹا دیئے
جس نے قصیدہ ان کا پڑھا ابھی ابھی
وہ مجھ کو بخشوائیں گے محشر کے دن
ان کے کرم کا مژدہ ملا ہے ابھی ابھی

زمانے سے جدا

اپنا معیار زمانے سے جدا رکھتے ہیں
ہم تو محبوبِ بھی محبوبِ خدا رکھتے ہیں
اس اعتقاد پر ہم اعتماد رکھتے ہیں
کہ حضور ﷺ اپنے مداحوں کو یاد رکھتے ہیں

ہو نہیں سکتا

کبھی اس شخص کے عیبوں کا چرچا ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا
حسین و مہ جبیں و نازنیں یوں تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

محمد ﷺ کی ادا

وہ چکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے
ارے خالق تو محمد ﷺ کی ادا دیکھ رہا ہے
سرکار کی نظریں ہی گناہگار پہ ناصر
سرکار کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

سرکار ﷺ کی نعت

اِک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اِک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
اب کوئی بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اِک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

سرورِ کائنات ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی ذات مقدسہ کو شان نورانیت بھی عطا کی' شان بشریت بھی عطا کی۔ حضور نور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں۔ اور شان بشریت عطا کرنے کی حکمت یہ تھی پیارے محبوب ﷺ۔ تم پیکر بشریت میں میرے بندوں سے کلام کرو تا کہ میرے بندوں کو گفتگو کرنا آ جائے۔

تم پیکرِ بشریت کے اندر بازاروں میں
تجارت بھی کرو تا کہ میرے بندوں کو لین دین کرنا آ جائے۔ تم معاملات بھی نمٹاؤ تا کہ میرے بندوں کو تمہیں دیکھ کر معاملات طے کرنا آ جائے۔

میدان کربلا میں قربان بھی کرو تا کہ
میرے بندوں کو راہ حق مین اولا د قربان کرنا بھی آ جائے۔

اے لولو!
تم اس پیکر بشریت پر نظر رکھو اس لئے کہ
اگر تم اسے نہیں دیکھو گے تو زندگی گزارنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے
اسے نہیں دیکھو گے تو
سونے جاگنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے
تمہیں طرز زندگی کیسے آئیں گے
تمہیں آداب زندگی کیسے آئیں گے

تم فتح یاب کیسے ہو گے

تم معاملات کیسے نمٹاؤ گے

اس لئے یہ ضروری ہے کہ

تم رسول ﷺ کو کھاتا ہوا بھی دیکھو، رسول کو پیتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول ﷺ کو پیکر بشریت میں سوتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکر بشریت میں تجارت کرتا بھی دیکھو

لیکن جہاں یہ سب کچھ دیکھو

تو وہاں کنکریوں سے کلمہ پڑھاتا ہوا بھی دیکھو

اسی میرے محبوب کو درختوں کو چرنوں میں جھکاتا ہوا ہی دیکھو

اسی میرے محبوب کو سورج سے پلٹاتا ہوا بھی دیکھو

چاند دو ٹکڑے بناتا ہوا دیکھو

دعاؤں سے بارش برساتا ہوا دیکھو

اشاروں سے بادل بناتا ہوا بھی دیکھو

جنت تقسیم فرماتا ہوا بھی دیکھو

جہنم سے بچاتا ہوا ھی دیکھو

مُردوں کو زندگی بخشتا ہوا بھی دیکھو

جانوروں سے سجدہ کرواتا ہوا بھی دیکھو

پتھروں سے درود پڑھاتا ہوا بھی دیکھو

جب قرآن کے حسن کو سمیٹا تو پیکرِ محمد بنا دیا کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کے رہ گئی اور ہمارا ایمان ہے کہ

یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ قرآن لفظ ہے وہ قرآن معنیٰ
یہ قرآن متین ہے وہ قرآن تشریح
یہ قرآن کنایہ ہے وہ قرآن تصریح
جس نے چہرہ مصطفیٰ کی زیارت کی وہ صحابی بن گیا
یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
اس میں بھی کمال اس میں بھی کمال
اس میں بھی رعنائیاں اس میں بھی رعنائیاں
یہ کتاب انقلاب ۔ وہ پیغمبر انقلاب
یہ قرآن چپ چاپ ہے وہ قرآن بولتا ہوا
یہ قرآن ٹھہرا ہوا وہ قرآن چلتا پھرتا
یہ راہ بتانے والا وہ راہ دکھانے والا
قیامت تک اس کی قرأت قیامت تک اس کی حکومت
قیامت تک اس کی تلاوت قیامت تک اس کی نبوت

طیبہ کی گلیوں میں

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں سر طیبہ کی گلیوں میں
درود ان پر سلام ان پر' سلام ان پر درود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

اس لئے کہ طیبہ کی گلیوں میں میرا محبوب رہتا ہے ہم مانتے ہیں کہ کعبہ بھی افضل ہے مگر اللہ کی عزت کی قسم مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ رہتا ہے' یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا مشکوٰۃ شریف' صحاح ستہ' باب الفضائل اٹھا کر دیکھ لیں۔

کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور حضرت محمد ﷺ آواز دے دیں تو احترامِ مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا ہے کہ وہ نماز توڑ کر آ جائے اور بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر حضور ﷺ حکم فرما دیں تو نماز توڑ دو۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ لیا اب کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

اس لئے کہ سینہ اگر کعبے سے پھرا تو کیا ہوا'
کعبے سے پھر کعبے کی طرف ہو گیا ہے یہ ہمارا ایمان ہے

ایک کعبہ مکے میں ہے　　تو ایک کعبہ مدینے میں ہے
مکہ میں فقط کعبہ ہے　　مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ ہے
وہ کعبہ عبادت کا قبلہ ہے　　یہ کعبہ محبت کا قبلہ ہے
وہ دعاؤں کا مرکز ہے　　یہ عطاؤں کا مرکز ہے
ادھر فرشتوں کا حج ہوتا ہے　　ادھر عرشیوں کا حج ہوتا ہے
وہ کعبہ آنسو دیکھتا ہے　　یہ کعبہ آنسو پونچھتا ہے

وہ کعبہ خالی کشکول دیکھتا ہے.....................
اس کعبے کی سفارش پر خالی کشکول بھر جاتے ہیں
ساری دنیا اس کعبے کا طواف کرتی ہے ......
مگر یہ کعبہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا طواف کرتا ہے
وہاں قیمت سجدہ ہے بہت
دل یہ کہتا ہے مگر دھیان مدینے میں ہے

اور وہ فقط ہمارا ہی محبوب نہیں بلکہ تمام دنیا کا محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا عظیم محبوب بنایا کہ وہ جدھر چہرہ کرے خدا کعبہ بھی ادھر بدل دیتا ہے

قرآن کہتا کہ

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

ترجمہ: اے پیارے محبوب ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف چہرہ اٹھتا دیکھ رہے ہیں۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

ترجمہ: اے والضحیٰ کے مکھڑے والے جدھر تو چاہے گا ہم قبلہ بھی ادھر بدل دیں گے کیونکہ ہمیں تو فقط تیری رضا مطلوب ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اور دوستانہ گرامی یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اس کعبے کا بھی کعبہ ہیں۔
امام شعرانی فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز کعبہ مکے سے چل کر مدینے جائے گا اور گنبد خضریٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر عرض کرے گا کہ آقا ﷺ جو میرے گرد گھومتے رہے ہیں ان کی سفارش کرواتا ہوں آپ ان کو جنت میں داخل کر دیں۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی صابرؔ
رخ کدھر کو وہ موڑ دیتے ہیں
اور جس طرف وہ نظر نہیں آتے
ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

انوار کا عالم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر و عمر عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مدح سرائی

دے مجھ کو زباں مدح سرائی کیلئے
جانا ہے مدینے میں گدائی کے لئے
یا ربّ ہو عطا مجھ کو غلامی کی سند
دربار محمد ﷺ میں رسائی کے لئے

محفل کی برکت

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا
جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے ربّ نے بری کر دیا

مدینہ کی گلی

بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اس در پہ بھری دیکھی ہے
میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا نہیں
جب سے سرکارِ مدینہ کی گلی دیکھی ہے

نعت کا انعام

مقدر میں شاہوں سے اونچا بہت ہے
جسے تیرے در کا گدا دیکھتا ہوں
ہیں آنکھیں جو روشن تو دل بھی منور
یہ نعت نبی ﷺ کا صلہ دیکھتا ہوں

سرکار کی خاطر

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر
ہر چیز کو تخلیق کیا سرکار کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو
محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

لے چلو مدینہ

انوار سرمدی کے خزینے میں لے چلو
امواجِ دل کے بہتے سفینے میں لے چلو
بیمار عشق سرورِ کونین ہے ریاضؔ
انگلی پکڑ کے اس کو مدینے میں لے چلو

دل زار کی باتیں

آؤ تسکین دل زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سیلا ابرار کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

اغیار کا احسان

اغیار کا احسان اٹھایا نہیں جاتا
در در پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
ہر ایک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

پیارا بلال

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے
یہ اُمی کی نظر کا ادنیٰ سا اعجاز
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلال ہو جائے

چھڑاؤں گا

آنکھوں کو آج ہجر کے غم سے چھڑاؤں گا
صحرائے دل کو شہر مدینہ بناؤں گا
پلکوں سے اپنی جھاڑ کے فرش حریم ناز
اک سمت تخت ختم رسالت بناؤں گا
اس تخت نازنین پہ بصد تزک و احتشام
دو جگ کے تاجدار کو لا کے بٹھاؤں گا
پھر ان کے پائے ناز پہ رکھ کے سر نیاز
سوئے ہوئے نصیب کو اپنے میں جگاؤں گا

اٹھا کے ہاتھ

مانگا خدا سے جب بھی انہوں نے اٹھا کے ہاتھ
خالی نہ آئے لوٹ کے پھر مصطفیٰ کے ہاتھ
میں نے دعا سے قبل پڑھا ان پہ جب درود
رحمت دعا کو لے گئیے خود ہی بڑھا کے ہاتھ

اوّل و آخر

ہر ابتدا سے اوّل
ہر انتہا سے آخر
کوثر میں .....ساقی تو
جنت میری .....مالک تو
تخلیق میری .....تسلیم تیری
بخشش میری .....شفاعت تیری
کلام میرا .....ادا تیری
برکت میری .....حرکت تیری
خلقت میری .....اُمت تیری

زمینوں آسمانوں

اسی کا حکم جاری ہے زمینوں آسمانوں میں
اوران کے درمیان جو ہے مکینوں اور مکانوں میں

محمد ﷺ اسے کہتے ہیں

جو چھوڑ کے جنت دنیا میں آئے
آدمؑ اس کو کہتے ہیں
جو ماننے والے اپنے کشتی میں بچوائے
نوحؑ اس کو کہتے ہیں
جو کود پڑے آتشِ نمرود میں بے خطر
ابراہیمؑ اس کو کہتے ہیں
جو وقت بیماری صبر کمائے
ایوبؑ اس کو کہتے ہیں
جو ہاتھ سے اپنے پرندے اڑائے
عیسیٰؑ اس کو کہتے ہیں
اور
نظر جس میں ہر نبی کی رنگ و بو آئے
محمد ﷺ اس کو کہتے ہیں

مانگنا دیکھے

کبھی طیبہ کی گلیوں میں تمہارا ٹہلنا دیکھے
کبھی غاروں کے آنگن میں دعائیں مانگنا دیکھے
بدلتا دیکھ کر کعبہ ہوا مجھ کو یقین
خدائے لم یزل آقا تمہارا دیکھنا دیکھے

نارِ جہنم

آ گئے نارِ جہنم کو بجھانے والے
آ گئے خلدِ بریں تجھ کو بسانے والے
بس زمانے کی یہی بات پسند ہے مجھ کو
ان کا کہتے ہیں گدا مجھ کو زمانے والے

مانوس نہیں ہوتا

جو ذکرِ محمد ﷺ سے مانوس نہیں ہوتا
جائے گا وہ جنت میں محسوس نہیں ہوتا
جو مانگنا ہے ناصرؔ تو مانگ مدینے سے
طیبہ کا گدا کوئی مایوس نہیں ہوتا

حضرت محمد ﷺ کا کرم

میں حشر کے میدان میں جب کانپ رہا تھا
یوں پیاس کی شدت تھی کہ بس ہانپ رہا تھا
تھا میرے تجسس میں کرم میرے نبی ﷺ کا
وہ میری خطاؤں کو وہاں ڈھانپ رہا تھا

مدینے کی بات

نعت پڑھ پڑھ کے صبح ہوتی ہے
نعت پڑھ پڑھ کے رات کرتا ہوں
میری عزت ہے فقط اس لئے ناصر
میں مدینے کی بات کرتا ہوں

اٹھا کے ہاتھ

مانگا خدا سے جب بھی انہوں نے اٹھا کے ہاتھ
خالی نہ آئے لوٹ کے پھر مصطفیٰ کے ہاتھ
میں نے دعا سے قبل پڑھا اُن پر جب درود
رحمت دعا کو لے گئی خود ہی بڑھا کے ہاتھ

حضرت محمد ﷺ کے چاہنے والے

نبی کے چاہنے والے تو گھر قربان کرتے ہیں
وہ سیم و زر جوانی جاں جگر قربان کرتے ہیں
نبی ﷺ کے شہر میں جو بک جائیں گدا بن کر
وہ دل دیتے ہیں نذرانہ وہ سر قربان کرتے ہیں

جشنِ ولادت

رعنائی خیال کا پیکر بنائیں گے
لوح و قلم بھی رقص مسلسل میں آئیں گے
زندہ رہے تو اگلے برس دیکھنا ریاضؔ
اس سے بھی بڑھ کے جشنِ ولادت منائیں گے

مصطفیٰ ﷺ آ گئے

بام و در کو سجاؤ چراغاں کرو
بن کے رحمت حبیبِ خدا ﷺ آ گئے
چاند روشن ہوا عید میلاد کا
سب غلاموں کہو مصطفیٰ ﷺ آ گئے

جینے کا قرینہ

اب تو حاصل مجھے جینے کا قرینہ ہو گا
سامنے میری نگاہوں کے مدینہ ہو گا
قربت گنبد و مینار کی لذت پاؤں
کب وہ دن آئے گا اور کب وہ مہینہ ہو گا
اے صبا بانٹتی پھرتی ہے تو کیا گلشن میں
ہاں میں سمجھا میرے آقا کا پسینہ ہو گا

سدا ایسے مہینے

الٰہی جلد وہ تاریخ وہ مہینہ ہو
درِ حبیب ہو بندہ یہ کمینہ ہو
لگے جب آنکھ تو آنکھوں میں خواب ہوں ان کے
جب کھلے آنکھ تو سامنے مدینہ ہو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہتے ہیں

وہ نام جب ہونٹوں پر آجائے تو قرار آجائے
وہ نام جو مشعلِ بزم وفا ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہتے ہیں
جہاں پر تعریف نکتہ کمال کو پہنچ جائے
جہاں مخلوق ساری، ساری بلندیاں جھک رہی ہوں
جہاں ساری تعریفیں انتہائے کمال کو پہنچ جائیں
بس اسی ہستی کمال کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں

اب ذرا اس نقطہ پر توجہ دیں

کہ جب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا یا پکارا جائے تو
ادب کا تقاضا کیا ہے......؟

عشق کیا کہتا ہے.......؟
جب نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے تو ماحول کیسا ہو......؟

اس سے پہلے کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے
زبان کا سینہ بنے سفینہ......
ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبو کے دائرے ہوں

گلاب گلنار آسماں ہو
زمین زمرد اُگل رہی ہو
شجر شجر میرا رازداں ہو
ذہن میں جبریل کی زبان ہو
بچھا کے مسند بشارتوں کی
دلوں پہ ادراک ساروان ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے
غسل دے لوں تو انتہا ہو
پڑھوں میں تسبیحِ فاطمہ جب
تو کعبۂ فکر میں اور ہوں

اگر یہ سب کچھ ملیں تو پھر میں
درود لکھوں سلام لکھوں
حیاء کی تختی پہ اپنی پلکوں سے
پھر محمد ﷺ کا نام لکھوں

نورِ محمد ﷺ کی محبت

بتاؤں کیا میں محمد ﷺ کو کیا سمجھتا ہوں
نظام کون ومکان کی بنا سمجھتا ہوں
جبیں جھکا کے تیرے در پر دوسروں کی ثنا
اسے خلافِ اصولِ وفا سمجھتا ہوں

مدینے کے بغیر

سال پورا ہو نہیں سکتا مہینے کے بغیر
اک انگوٹھی کام کیا دے نگینے کے بغیر
غیر ممکن ہے کہ پہنچو چھت پہ زینے کے بغیر
اور مل نہیں سکتا خدا مدینے کے بغیر

کرم کی بھیک

زمانے بھر کے ٹھکرائے ہیں
درِ محبوب پہ آئے ہوئے ہیں
کرم کی بھیک دے دو میرے آقا
سوالی ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

نبی کی نعت

یہی رات دِن میں پڑھا کروں
میری خلد خالد بے نوا یہی التجا
میں نبی کی نعت لکھا کروں
میں نبی کی نعت پڑھا کروں

مدینے میں رہے

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل وفا کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں پر ہوں میری جان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں میں یہ کہہ کر دل و جان
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

یا رسول اللہ

دھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے
نعرہ یا رسول اللہ کا لگاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا نہیں سکتی
قبر میں بھی مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کا ٹیلی فون نمبر

دوستانِ گرامی!

ہر کوئی چاہتا ہے کہ مجھ پر اس اللہ تعالیٰ کا کرم اور نوازش ہو جائے اور مجھ پر اللہ کی رحمت ہو جائے۔ اور لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ یہ اولیاء کرام کے درباروں اور آستانوں کے ساتھ وابستگی کس بات کی دلیل ہے۔

تو سامعین گرامی!

ایک عرصہ پہلے پورے ملک پاکستان میں ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ اے اللہ کا فضل مانگنے والو! اے اپنی جھولیوں کو اللہ کے فضل سے بھرنے والو! اے اللہ کی رحمت کے طلبگارو اگر اللہ کو پانا چاہتے ہو تو آؤ تمہیں رستہ دکھائی نہیں دیتا۔ لوگوں نے ایک اشتہار شائع کیا جس پر ٹائٹل تھا ''اللہ تعالیٰ کا ٹیلیفون نمبر'' اور چلتے ہوئے قدم رک گئے۔

اس مالک کا Contact No مل گیا ہے۔ اس خدا کا رابطہ نمبر مل گیا ہے اب تو مالک سے باتیں ہوں گی۔

وہ اللہ کا ٹیلیفون نمبر کیا تھا
وہ نمازوں کی رکعتیں تھیں

اے محل نعت میں بیٹھ کر اپنی جھولیوں کو اللہ کی رحمت سے بھرنے والو! وہ نمازوں کی رکعتیں اللہ کا ٹیلیفون نمبر ہیں۔ نمبر ملا کر تھک ہار گئے نمبر ملتا نہیں۔ رابطہ ہوتا ہی نہیں ہے۔ کسی نظر والے سے پوچھا بتایئے اللہ کا ٹیلیفون نمبر تو ٹھیک ہے آواز آئی اللہ کا ٹیلیفون نمبر تو ٹھیک ہے لیکن تمہیں پتہ نہیں کسی دوسرے ملک

میں کسی دوسری شہر یا کسی دوسری ریاست میں ٹیلی فون نمبر ملایا جائے تو کوڈ نمبر کیا نہیں ملایا جاتا۔ جب تک کوڈ نمبر نہ ملایا جائے ٹیلی فون نہیں ملتا۔

اے اللہ کا ٹیلی فون نمبر ملانے والو پہلے کوڈ نمبر ملاؤ ہم نے پوچھا کوڈ نمبر کہاں سے ملے گا؟ آواز آئی کہ پاکستان میں اگر نمبر نہ ملے تو 17 سے رابطہ کرو۔ ایکسچینج نمبر 17 سے رابطہ کرو۔ نمبر مل جائے گا۔

ہم نے پوچھا ایکسچینج کہاں ہے۔ آواز آئی اللہ تعالیٰ کا ٹیلی فون نمبر ملانے والو!

ایک ایکسچینج لاہور میں ہے ۔۔۔ جسے داتا داتا کہتے ہیں
ایک ایکسچینج اجمیر میں ہے ۔۔۔ جسے خواجہ کہتے ہیں
ایک پاکپتن میں ہے ۔۔۔ جسے فرید فرید کہتے ہیں
ایک شرقپور میں ہے ۔۔۔ جسے شیر ربانی کہتے ہیں
ایک علی پور سیّداں میں ہے ۔۔۔ جسے پیر لاثانی کہتے ہیں
ایک سرہند میں ہے ۔۔۔ جسے مجدد الف ثانی کہتے ہیں
ایک بغداد میں ہے ۔۔۔ جسے غوث جیلانی کہتے ہیں

تو پھر مجھے کہنے دیجیے

اگر داتا علی ہجویری نہ ہوتے ۔۔۔ لاہور کا پتہ نہ چلتا
بابا فرید گر نہ ہوتے ۔۔۔ پاکپتن شریف کا پتہ نہ چلتا
میرے شیر ربانی نہ ہوتے ۔۔۔ شرقپور شریف کا پتہ نہ چلتا
مجدد الف ثانی نہ ہوتے ۔۔۔ سرہند شریف کا پتہ نہ چلتا
خواجہ غلام فرید نہ ہوتے ۔۔۔ کوٹ مٹھن شریف کا پتہ نہ چلتا
میرے مہر علی نہ ہوتے ۔۔۔ گولڑہ شریف کا پتہ نہ چلتا

لوگو غوث جیلانی نہ ہوتے بغداد کا پتہ نہ چلتا
سیّدنا عمرؓ نہ ہوتے عدالت کا پتہ نہ چلتا
ابوبکرؓ نہ ہوتے صداقت کا پتہ نہ چلتا

اور آقا کا میلاد منانے والو!

محمد ﷺ نہ ہوتے تو خدا کا پتہ نہ چلتا

مدینے کے بغیر

سال پورا ہو نہیں سکتا مہینے کے بغیر
اک انگوٹھی کام کیا دے نگینے کے بغیر
غیر ممکن ہے کہ پہنچو چھت پہ زینے کے بغیر
اور مل نہیں سکتا خدا مدینے کے بغیر

التجا

یا ربّ درِ حبیب پہ جانا نصیب ہو
جاؤں تو پھر نہ لوٹ کے آنا نصیب ہو
جب موت آئے تو گنبدِ خضریٰ ہو سامنے
بارِ الٰہ وہ وقت سہانا نصیب ہو

شاہ ابرار کی محفل

یہ محفل شاہ ابرار کی محفل ہے
یہ محفل مدنی تاجدار کی محفل ہے
یہ محفل ربّ کے دلدار کی محفل ہے
یہ محفل نبیوں کے سردار کی محفل ہے
یہ محفل کائنات کے شہر یار کی محفل ہے
یہ محفل محبوب یزداں کی محفل ہے
یہ محفل اصل ایمان کی محفل ہے
یہ محفل صاحب قرآن کی محفل ہے
یہ محفل عزت کائنات کی محفل ہے
یہ محفل عظمت کائنات کی محفل ہے
یہ محفل سجنے سجانے کی محفل ہے
یہ محفل مقدر جگانے کی محفل ہے
اور مجھے کہنے دیجئے
یہ آقا کا میلاد منانے کی محفل ہے
تو پھر
سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے
میرے محبوب کا میلاد منانے والے
کس قدر سچا ہے رضاؔ یہ قول
مٹ گئے آپ کے اذکار کو مٹانے والے

کچھ نہیں مانگتا

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
ایک بار اور بھی طیبہؐ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

تیری محبت

گناہ دھو دے جو ساری زندگی کے
تیری محبت میں وہ نکلا اِک آنسو اچھا

بات بن گئی

ان کا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زباں ملی تو نعت بن گئی

یادِ سرکار ﷺ کا میلہ

یاد سرکار کا میلہ سا لگا رکھا ہے
طشت الماس میں گلزار سجا رکھا ہے
دیکھئے کب جلی کٹیا کا مقدر جاگے
ہم غلاموں نے بھی آقا کو بلا رکھا ہے
شرم ساری سے نگاہیں نہیں اٹھنے پاتی
کب سے سرکار نے سینے سے لگا رکھا ہے
اور ہم تہی دست نہیں حشر کے میدان میں
اپنی بخشش کا بھی سامان اٹھا رکھا ہے

طیبہ کی زمین

شرمندہ ہیں افلاک بھی طیبہ کی زمین سے
خورشید نکلتا ہے ہر اک صبح یہیں سے
مدت سے ہے ارمان کہ میں صحنِ حرم کو
پلکوں سے کروں صاف کبھی اپنی جبیں سے

ذکر کی قبولیت

ذکر ان کا قبول ہوتا ہے
جن کو عشق رسول ہوتا ہے

لب پہ جاری نبی کی نعت رہے
عاشقوں کا اصول ہوتا ہے

دل تڑپتا ہے آنکھ روتی ہے
جب بھی ذکر رسول ہوتا ہے

مجھ کو جو بھی نصیب ہوتا ہے
صدقۂ ابن بتول ہوتا ہے

بھول جاتا ہے جنت کو
جب مدینے دخول ہوتا ہے

حسنِ رسول

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسنِ رسول ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے
اے راہروانِ شوق یہاں سر کے بل چلو
طیبہ کے رستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

نعت کے صدقے

نور ذکر نبی جس دل میں اتر جاتا ہے
اس کو بس جلوۂ سرکار نظر آتا ہے
ذکر محبوب میں آنسو جو رواں ہوتے ہیں
اس گھڑی میرا مقدر بھی سنور جاتا ہے
ہوش رہتا نہیں آپ کی نعتوں میں مجھے
شہر طیبہ تو میرے دل میں اتر جاتا ہے
لوگ پلکوں پہ بٹھاتے ہیں نعت کے صدقے
میرے جیسا کہ گنہگار جدھر جاتا ہے
میرا سرمایہ حیات نعت ہی ہے
ورنہ حالات سے مجھ جیسا تو مر جاتا ہے

سرکار کا نام

نام سرکار کا آتا ہے تو کیا کہتے ہیں
مرحبا کہتے ہیں یا صل علیٰ کہتے ہیں

شہ طیبہ ﷺ کے ٹکڑوں پہ سہارا

النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم

نبی ﷺ اہل ایمان کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے

یا محمد ﷺ یارسول اللہ ﷺ

جب بھی انہیں سائل نے گھبرا کے پکارا ہے
آواز یہ آئی یہ شخص ہمارا ہے

ہے یوں تو گناہوں کی فہرست بڑی لیکن
پر سرورِ عالم ﷺ کی رحمت کا سہارا ہے

وہ نعمت شاہی کو خاطر میں نہیں لاتے
جن کا شاہِ طیبہ کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے

یادِ نبی ﷺ

ذکر نبی میں دِن جو گزرے وہ دن سب سے افضل ہے
یادِ نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

بے مثال صورت

چوما ہے اپنی آنکھ کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضور ﷺ کی

سرکارِ دو عالم سے محبت

جس نے دربار پیمبر کی زیارت کی ہے
اس پہ اللہ نے کیا بارش رحمت کی ہے
بے خطر عرصۂ محشر سے گزر جائے گا
جس نے سرکارِ دو عالم سے محبت کی ہے

دیوانہ محمد ﷺ کا

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمد ﷺ کا
سرچشمۂ رحمت ہے میخانہ محمد ﷺ کا
مدہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا
ہوشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

فیضانِ رسالت

اللہ پاک نے حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ کی شانِ نورانیت بھی عطا کی۔ شان بشریت بھی عطا کی۔ حضرت محمد ﷺ نورۂ بشر اور شانِ بشریت عطا کرنے کی حکمت یہ تھی کہ پیارے محبوب ﷺ!

تم پیکر بشریت میں میرے بندوں سے کلام کرو
تاکہ میرے بندوں کو گفتگو کرنا آجائے
تم انسانوں کے اندر پیکرِ بشریت میں چلو
تاکہ میرے بندوں کو چلنا آجائے

تم عبادت بھی کرو تاکہ
تمہیں پیکرِ بشریت میں سجدہ ریز ہوتا دیکھ کہ میرے بندوں کی بھی اجڑی ہوئی جبینیں سجدوں کی لذت سے آشنا ہو جائیں اور انہیں سجدوں کا نور نصیب ہو جائے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ
ہم چاہتے ہیں کہ
تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ رہے
تیری شہرت کسی مصنف کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری سیرت کسی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی لسان کا محتاج نہ رہے

نعت کا صلہ

دل کی گہرائی سے جو لوگ صدا دیتے ہیں
ہر چیز انہیں شہہ جود و عطا دیتے ہیں
نعت لکھی تو نہیں میں نے صلے کی خاطر
مگر واقع یہ ہے کہ وہ پھر بھی صلہ دیتے ہیں

غلامی محمد ﷺ

یوں تو توحید کا شیطاں بھی ہے قائل لیکن
شرط ایمان ہے محمد ﷺ کی غلامی یہ نہ بھول
ان سے نسبت نہ اگر ہو تو محاسن بھی گناہ
وہ جو مائل بہ کرم ہوں تو جرائم بھی قبول

نام طیبہ کا اثر

جب زباں پر نامِ طیبہ آ گیا
قلبِ مضطر پرسکوں سا چھا گیا
نعت پڑھتا کوئی گزرا ہے ابھی
اللہ اللہ رُوح کو تڑپا گیا
خدا را میری آشنائی نہ چھین
میرا ذوقِ صبر آزمائی نہ چھین
متاعِ دل و جاں میری لوٹ لے
محمد ﷺ کے در کی گدائی نہ چھین

نام محمد ﷺ

ہے علم آگہی کا سمندر نبی ﷺ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر نبی ﷺ کا نام
فرط ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر نبی ﷺ کا نام

اس لئے......

جب بھی میرے سامنے مشکل مقام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد ﷺ کا نام آتا ہے

کیونکہ

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے بس نام محمد ﷺ

وہ نام جب ہونٹوں پر آئے تو قرار آ جائے
وہ نام جو مشعلِ بزم وفا ہے
احمد مجتبیٰ............محمد مصطفیٰ ﷺ

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں جہاں پر تعریف نکتہ کمال کو پہنچ جائے جہاں ساری عظمتیں جھک کر قدموں کے بوسے لے رہی ہوں۔

جہاں مخلوق کی ساری بلندیاں جھک رہی ہوں
جہاں کائنات کی ساری شانیں بھیک مانگ رہی ہوں
جہاں ساری تعریفیں نکتۂ عروج کو پہنچ جائیں
بس اُس کمال والی عظیم ہستی کمال کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔

درود شریف!

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا!

نبی پہ چاند ستارے دُرود پڑھتے ہیں
ملک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں
جہاں تو کیا ہے خدا بھی ہے نعت خواں ان کا
خدا کے سارے نظارے درود پڑھتے ہیں
ہے حکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا آیا
کتاب کے پارے درود پڑھتے ہیں
تمام درد زمانے کے دُور ہوتے ہیں
کہ جب بھی درد کے مارے درود پڑھتے ہیں
کروڑ بار ہو صابر سدا سلام ان پر
یہ جن پہ شعر تمہارے درود پڑھتے ہیں

سامعین محترم!
درود شریف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یقینی طور سے قبول ہے۔
اس عمل کو قبول ہونے کی سند یہ ہے کہ یہ عمل خداوند دو عالم کا بہت ہی پسندیدہ

ہے یہ عمل خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے امر سے فرشتے بھی یہ عمل کر رہے ہیں۔

پڑھدے سدا درود جو نبی اتے
اوہناں تائیں حضوریاں ہندیاں نے

ایسا سوہنے دا قرب نصیب ہندا
فیر کدی ناں دوریاں ہندیاں نے

جدوی پڑھئے درود حضور ﷺ اتے
دُور کل مجبوریاں ہندیاں نے

قسم ربّ دی درود پڑھیاں
آساں ساریاں پوریاں ہندیاں نے

حضرات گرامی!

ہر تمنا درود کے صدقے ہی پوری ہوتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جب تک درود نہ پڑھا جائے اُس وقت تک دعا مستجاب نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

اسی لئے کہتے ہیں:

دُکھوں کا مداوا ہے تو درود شریف

اعمال میں اعلیٰ ہے تو درود شریف

فرشتوں کا وظیفہ ہے تو درود شریف

مومن کا سرمایہ ہے تو درود شریف

خلد کا وسیلہ ہے تو درود شریف

قبر کا اجالا ہے تو درود شریف

حشر کا سہارا ہے تو درود شریف

سامعین محترم!

درود پاک کے فضائل و برکات کا اندازہ حدِگمان سے وریٰ ہے کیونکہ درود وظیفہ خدا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اللہ اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اُس کے دس درجات بلند فرماتا ہے۔

جس نے اک بار بھیجا سلام آپ کو

اُس کو دس بار آیا سلام آپ کا

نجم و شمس و قمر بحر و حجر و شجر

سارا عالم ہے غلام آپ کا

سامعین محترم!

فضائل درود شریف میں بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

میں نے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں تو کتنا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا جتنا چاہے پڑھ میں نے عرض کی (باقی وظائف سے) چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں؟

آپ نے فرمایا' تو جتنا چاہے پڑھ اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔

عرض کی میرے آقا دو تہائی درود پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا! تیری مرضی اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔

میں نے عرض کی آقا تو میں سارا ہی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !

عزیزانِ محترم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس ہر دُکھ کی دوا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے وجہ رحمت بنا تو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نوح کی کشتی کو کنارہ ملا تو سرکار کے نام کی وجہ سے اسی لئے ہم کہتے ہیں:

رحمتوں کا خزینہ ہے نام آپ کا
برکتوں کا سفینہ ہے نام آپ کا
بلکہ ہم یوں کہتے ہیں
عظمتوں کا خزانہ ہے نام آپ کا
بخششوں کا بہانہ ہے نام آپ کا

آقا کے اسم پاک سے ہر درود والم دُور ہو جاتا ہے۔ اس لئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق حضور کے نام کا وظیفہ کرتے ہیں۔

علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں
مجھے وجدان جامیؒ مل گیا
وُہی ذوقِ دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لئے صائمؒ کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم ! !
تیرا اسم گرامی مل گیا ہے

ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں آقا کا نام نامی سنتے ہی عشق کا سمندر موجزن

ہو جاتا ہے آنکھیں ادب سے جھک جاتی ہیں انگوٹھے ہونٹوں تک جا پہنچتے ہیں اور پھر انہیں چوم کر آنکھوں سے لگایا جاتا ہے۔

سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد ﷺ کے اسم پاک کی عظمتیں بیان سے وریٰ ہیں

شہد سے میٹھا نامِ محمد ﷺ
عرش سے اعلیٰ نامِ محمد ﷺ
جگ کا داتا نامِ محمد ﷺ
سب کا سہارا نامِ محمد ﷺ
نور کا جلوہ نامِ محمد ﷺ
ربّ کا پیارا نامِ محمد ﷺ
درد کا درماں نامِ محمد ﷺ
ربّ کا احسان نامِ محمد ﷺ
ناموں کا سلطان نامِ محمد ﷺ

بارہ کی نسبت!

سامعین محترم! بارہ ربیع الاوّل کا مبارک دن ہمیں نصیب ہوا۔ بارہ کی نسبت اتنی اعلیٰ ہے اور اتنی بالا ہے اگر غور کریں تو یہ بارہ کی تاریخ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے رکھی ہے کہ بارہ اللہ کے نزدیک بھی بہت اہم ہے۔

آپ گھڑی کو دیکھیں تو بھی دن رات میں دو مرتبہ بارہ بارہ کا وقت آتا ہے۔

یعنی بارہ سے آگے کوئی وقت نہیں ہے

سرکار عالم ﷺ کے روحانی خلفا بھی بارہ ہیں۔ جنہیں بارہ امام کہا جاتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کے حروف بھی بارہ ہیں
محمد رسول اللہ کے حروف بھی بارہ ہیں
شمس الضحیٰ محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
کہف الوریٰ محمد کے حروف بھی بارہ ہیں
فاتح بدرو حسنین کے حروف بھی بارہ ہیں
امام القبلتین کے حروف بھی بارہ ہیں
دو عالم کی بہار کے حروف بھی بارہ ہیں
دلیل پروردگار کے حروف بھی بارہ ہیں
مالک دنیا و دین کے حروف بھی بارہ ہیں
حامل علم و یقیں کے حروف بھی بارہ ہیں
مکین گنبد خضریٰ کے حروف بھی بارہ ہیں
شب اسریٰ کے دُلہا کے حروف بھی بارہ ہیں
امام شافعی کے بھی بارہ حروف ہیں
یا حضور غوث پاک کے بھی بارہ حروف ہیں
حضور غریب نواز کے بھی بارہ حروف ہیں
سخی سلطان باہو کے بھی بارہ حروف ہیں

حضرات محترم!

بارہ کی کیا بات ہے۔ اگر بارہ ربیع الاوّل نہ ہوتی تو کائنات ہی معرض وجود میں نہ آتی۔

سرکار دو عالم کی چار بیٹیاں، چار خلفا، چار آسمانی فرشتے مل کر بارہ بنتے ہیں۔ حضور جب اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان بیٹھتے ہیں تو تعداد بارہ بنتی ہے۔

علامہ حامد الوراثی بارہ ربیع الاوّل کے بارے میں کہتے ہیں:

عروسِ خلا سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید پہ بھاری ہے بارہویں تاریخ
یہ دن ہے سرور کونین کی ولادت کا
نوید جشن بہاری ہے بارہویں تاریخ
مخالفینِ شہنشاہِ انس و جاں کے لئے
پیامِ ذلت و خواری ہے بارہویں تاریخ
جہاں میں جلد ہی آئے گا وہ وقت عظیم
سبھی کہیں گے ہماری ہے بارہویں تاریخ

ایمانِ کامل

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسولِ پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

ساعتِ وِلادتِ رسول!

جس گھڑی وچ آیا حبیب ربّ دا
اوس گھڑی دی شان سبحان اللہ
سُورج چن تارے بنے جھدا صدقہ
اوس نبی دی شان سبحان اللہ
منوں حیدر دی سجنو درود پڑھو
ایس گھڑی دی شان سبحان اللہ

یہ ساعت بڑی برکت والی اور بڑی عظمت والی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ہم کو نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے اس لئے ہم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اس نعمت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔
ہم اپنے مالک حقیقی کے آگے سربسجود ہو جائیں اور حضور کی یاد میں اس طرح محو ہو جائیں کہ اللہ اور حضور رسالتمآب خوش ہو جائیں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس گھڑی آقائے دو عالم تشریف لائے اُس کی شان وعظمت کا کیا کہنا اسی لئے ہم کہتے ہیں۔

روتوں کو رُلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
سُنّی تو محمد کا میلاد منائیں گے

سنتا ہے سنے کوئی جاتا ہے چلا جائے
ہم نعرہ رسالت کا ہر حال لگائیں گے
بڑی شان والی یہ گھڑی ہے
دو عالم میں پھیلی ہوئی روشنی ہے
مبارک تجھے آمنہؓ گھر میں تیرے
لئے کیف سارے حضور ﷺ آ گئے ہیں

محفل!

حضرات گرامی:

آج کی اس پاکیزہ، نورانی، وجدانی، روحانی، عرفانی محفل میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ آپ اس کے حبیب کی محفل میں آئے ہیں۔

پیارے آقا کی محفل کی شان کون بیان کر سکتا ہے۔

یہ محفل مدینے کے تاجدار کی محفل ہے
یہ محفل شاہِ ابرار کی محفل ہے
یہ محفل حسنِ باغ و بہار کی محفل ہے
یہ محفل غریبوں کے غمگسار کی محفل ہے
یہ محفل ربّ کے شہکار کی محفل ہے
یہ محفل والیٔ بیکساں کی محفل ہے
یہ محفل نورِ یزداں کی محفل ہے
یہ محفل حاملِ قرآن کی محفل ہے

بلکہ میں تو کہوں گا

سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے
میرے محبوب کا میلاد منانے والے
اپنے ہر اشک سے پلکوں پہ چراغاں کرلو
میرے محبوب ہیں اس بزم میں آنے والے

یادِ سرکار کا میلہ

یاد سرکار کا میلا سا لگا رکھا ہے
طشت الماس میں گلزار سجا رکھا ہے
دیکھیے کب جلی کٹیا کا مقدر جاگے
ہم غلاموں نے بھی آقا کو بلا رکھا ہے
بعد مرنے کے چلے جائیں گے سب سے چھپ کر
اک گھر ہم نے مدینے میں بنا رکھا ہے
شرم بساری سے نگاہیں نہیں اٹھنے پاتی
کب سے سرکار نے سینے سے لگا رکھا ہے
اور ہم تہی دست نہیں حشر کے میدان میں ریاض
اپنی بخشش کا سامان اٹھا رکھا ہے

رحمتِ مصطفٰے ﷺ!

رحمت ہے دو جہاں تے چھائی حضور ﷺ دی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اے حبیب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

رحمت ہے دو جہان تے چھائی حضور ﷺ دی

دو جہاں کا بھرم نبی میرا
ہے کرم ہی کرم نبی میرا

تو کیوں نہ کہوں

رحمت ہے دو جہاں تے چھائی حضور دی

منتظر رہتی ہے رحمت حق سدا
کب اُسے آقا تیرا اِشارہ ملے
تیری رحمت ہے دامن میں لیتی چھپا
جب بھی کوئی مصیبت کا مارا ملے

کیونکہ آپ ہی تو رحمت

آپ اَپنوں کے لئے بھی رحمت ہیں
آپ بیگانوں کے لئے بھی رحمت ہیں
آپ عجم کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ حیدر کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ سلمان کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ پرندوں کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ درندوں کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ دشمنوں کے لئے بھی رحمت ہیں

محمد زینت باغ جناں نے

محمد رونق کون ومکان ہیں

محمد حامد و محمود صائم

محمد رحمت ہر دو جہاں نے

حضرات گرامی: سرکار دو عالم کفار مکہ کے ظلم کی وجہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرماتے ہیں وہ مدینہ جو بیماریوں کا گھر تھا جسے یثرب کہتے تھے لیکن سرکار کے قدموں کی برکت کی وجہ سے وہ مٹی بھی خاک شفا بن گئی تو سب کہہ دیں!

رحمت ہے دو جہان تے چھائی حضور ﷺ دی

نعت شریف!

حضرات گرامی: کملی والے آقا کی ثناء خوانی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ یہ درجہ تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جس کو اپنے حبیب کی ثنا خوانی میں چن لیتا ہے۔

شاعر شعر میں اپنی بات کرتا ہے
شاعر مجاز کی بات کرتا ہے
شاعر اپنے بادشاہ کا قصیدہ لکھتا ہے

لیکن اس شاعر کا کیا مقام ہوگا جو بات کرتا ہے تو اپنے ربّ کے محبوب کی بات کرتا ہے۔

ذکر کرتا ہے تو کملی والے کا
ذکر کرتا ہے تو مدنی آقا کا
ذکر کرتا ہے تو جگ کے داتا کا

اور پھر فرمایا!

کون کرسکتا ہے نعت مصطفٰے کا حق ادا
پھر بھی کچھ انداز تو صائمؔ نرالا چاہئے

نعت کیا ہے؟

نعت ہماری نجات کا سامان ہے
نعت مؤمنین کی پہچان ہے
نعت پیارے مصطفٰے کی شان ہے
نعت سے حاصل ہوا عرفان ہے
نعت ہی تو عاشقوں کی جان ہے
نعت پڑھنا خالقؔ کا فرمان ہے

نعت کیا ہے!
ربّ کونین نے قرآن کی ہر سورت کو
نعت محبوب کا دیوان بنا رکھا ہے

نعت سے ہی سکون و قرار ملتا ہے
نعت سے ہی پروردگار ملتا ہے
نعت سے ہی ربّ کا تارا ملتا ہے
نعت سے دو جگ کا اُجالا ملتا ہے
نعت سے رحمت کا اِشارہ ملتا ہے
نعت سے اسلام پیارا ملتا ہے

نعت کیا ہے؟

نعت بخشش کا اک بہانہ ہے
نعت رحمت کا ہی خزانہ ہے
نعت کملی والے کا ہی ترانہ ہے

نعت کیا ہے؟

ظلمت کدے میں چاندی کا نام نعت ہے
بحر الم میں ہر خوشی کا نام نعت ہے

نعت کیا ہے؟

اسلام کی طلعت کو نعت کہتے ہیں
ایمان کی امانت کو نعت کہتے ہیں
سینوں کی فرحت کو نعت کہتے ہیں
حضو کی عظمت کو نعت کہتے ہیں
آقا کی حشمت کو نعت کہتے ہیں

حضور کی نعت رحمت ہی رحمت ہے!

لفظوں کے انوار کی صورت دل کے ورق پر پھیل گیا
نعت کا جو عنوان بھی صائمؔ اُمی لقب سے مانگ لیا

نبی ﷺ ہے ساری خدائی میرے نبی کے لئے
نبی ﷺ کی نعت سہارا ہے زندگی کے لئے

نعت زندگی ہے
نعت بندگی ہے
نعت عبادت ہے
نعت ریاضت ہے
نعت مقبول بارگاہ خدا وندی ہے
نعت زینۂ قربِ خدا وندی ہے

میرے عزیز دوستو!
نعت سرکار دو عالم ﷺ مسلمانوں کے دلوں کا چین و قرار ہے اور یہی عمل باعثِ نجاتِ دارین ہے۔

نعت شیطان کے لئے مار ہے
نعت سے مسلمان کا بیڑا پار ہے
نعت عاشق کے لئے پھول اور منکر کے لئے خار ہے
نعت چمن چمن میں
نعت سارے وطن میں
نعت کلی کلی میں
نعت آسمانوں کے تاروں میں
نعت قرآن کے پاروں میں
نعت افلاک و آفاق میں

نعت وعدہ میثاق میں

جہاں تک خدا کی خدائی ہے صابرؔ
وہاں تک ہیں نعتیں میرے مصطفیٰ کی

وظیفہ رزق

نہ کوئی دن نہ رات لوں گا
نبی کی یاد کے لمحات لوں گا
اضافہ رزق میں کرنے کو اپنے
نبی کے ہاتھ سے خیرات لوں گا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلندر

لعل اچھا ہے نہ مرجان نہ گوہر اچھا
جس کو لگ جائے تیرا ہاتھ وہ پتھر اچھا
کون کہتا ہے کہ دارا و سکندر اچھا
ساری دنیا سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلندر اچھا

حُسنِ محبوب ﷺ

حضرت محمد ﷺ کے حُسن کی بات ہو رہی ہے اور سامعینِ محترم قرآن پاک سرکار کے حسن کا چرچہ کر رہا ہے۔

جمالستانِ عالم کی بہاروں میں محمد ﷺ ہیں
محمد ﷺ کہکشاں میں ہیں ستاروں میں محمد ﷺ ہیں
محمد ﷺ نور وحدت ہیں محمد ﷺ سر وحدت ہیں
کلام پاک کے ان تیس پاروں میں محمد ﷺ ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَوْلاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَشْیَآءَ

ترجمہ: اے حبیب اگر تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کوئی شے پیدا نہ کرتا - معلوم ہوا

اگر سرکار نہ ہوتے تو نہ یہ کائنات ہوتی
سرکار نہ ہوتے تو کائنات کی رنگینی نہ ہوتی
سرکار نہ ہوتے سورج کی چمک نہ ہوتی
سرکار نہ ہوتے ہیں ہمارے لئے جنت نہ ہوتی
سرکار نہ ہوتے تو ربّ کی رحمت نہ ہوتی

حُسنِ محبوب!

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَّالُ

اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ اگر آپ تمام اس فرمان پر غور کریں تو بہت سی حقیقتیں آشکار ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کائنات تخلیق فرمائی۔

اللہ نے آسمان تخلیق فرمایا تو اُسے ستاروں سے زینت بخشی اللہ نے زمین تخلیق فرمائی تو زمین کو رنگارنگ پھولوں سے آراستہ فرمایا اللہ نے پہاڑ پیدا فرمائے تو ان سے ٹھنڈے میٹھے پانی کے چشمے جاری فرمائے:

عزیزانِ من غور کریں کہ کائنات میں کتنی رعنایاں ہیں کہیں سورج اپنی چمک سے کائنات کے ذرّے ذرّے کو منور کررہا ہے کہیں پھولوں کی حسین کیاریاں دعوتِ نظارہ دے رہی ہیں کہیں جھرنوں سے بہتے ہوئے پانی کے نغمے ہیں۔

الغرض!

آپ کائنات کے کسی بھی منظر کا نظارہ کریں ایک عجیب خوبصورتی کا احساس ہوتا ہے اس خوبصورتی کا راز کیا ہے؟

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَّالُ

اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنایا ہوگا تو کیسے حسن و جمال سے آراستہ کیا ہوگا۔

حُسنِ محبوب نے عالم کو سجا رکھا ہے
رشتہ انسان کا خالق سے ملا رکھا ہے

سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

جَمَالِیْ مَسْتُوْرًا
(میرا جمال پوشیدہ ہے)

خصائص کبریٰ:

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام تمام انبیاءٔ مرسلین بلکہ تمام مخلوق سے زیادہ حسن و جمال عطا ہوا جو کس اور مخلوق کو عطا نہیں ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن و جمال کا ایک جز ملا تھا اور آپ کو حسنِ کل عطا فرمایا گیا۔

سرکار دو عالم ﷺ کو حسن کل عطا فرمایا' دنیا بھر کے حسن و جمال محمدی ﷺ کی جھلک ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حُسنِ بے مثال عطا فرمایا۔

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم نے حضور کو خواب میں دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ!

حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اور بعض اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھیں لیکن آپ کو دیکھ کر کسی کی حالت ایسی نہیں ہوئی یہ کیا بات ہے؟

حضور نے فرمایا:

میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکار ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف

علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔

علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں!

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پر ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا

شہنشاہ کا روضہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

کعبہ کی عظمتیں

کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر
سجدوں کے واسطے تیرا دربار چاہیے

بلال اچھا

قمر اچھا ہے فلک پر نہ بلال اچھا ہے
گر چشمِ بینا ہو تو دونوں سے بلال اچھا ہے

سرکار کی زلفیں!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی

طٰہٰ ان کی جبیں نولان کے قدم
ان کی والیل زلفوں پہ قربان ہم
یادِ سرکار کی وجہہ تسکین ہے
فام والفجر والشمس یٰسین
دونوں عالم کی ہو جاتی تزئین ہے
جب وہ والیل زلفوں کو دیتے ہیں خم

سامعین محترم:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود آج بھی لوگ سرکار کے نام نامی پر فدا ہونے کو تیار ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ عنہا فرماتی ہیں سرکار کی زلفیں کانوں کی لو سے کچھ بڑی اور شانوں سے کم تھیں۔

سرکار اپنی زلفوں میں زیتون کا تیل لگاتے اور کنگھی فرماتے۔

کنگھی نال حبیب میرے نے جدوں سجائیاں زلفاں
اسدیاں قدماں دے وچ خوراں آن وچھائیاں زلفاں
مینہ رحمت دا ورھیا سوہنے جد لہرائیاں زلفاں

چڑ گئے دِل عشاق دے صائمؒ جدوں کترائیاں زلفاں

وہ زلفیں جن میں جنت کی مہک رچی ہوئی تھی

وہ زلفیں جو نورانی ہیں

وہ زلفیں جو قرآنی ہیں

وہ زلفیں جن میں طلعت ہے

وہ زلفیں جن میں نفاست ہے

وہ زلفیں جن میں حسن ہے

وہ زلفیں جن میں لطافت ہے

وہ زلفیں جن میں فرحت ہے

وہ زلفیں جن میں اعجاز وکمال ہے

وہ زلفیں جن میں فضل و خصال ہے

سرکار کی زلفوں کی قسم کھائی خدا نے

سرکار کی زلفیں ہیں کہ خوشبو کے خزانے

طیبہ کی ہوا آج بھی صابر مہکبار

چومی تھیں تیری زلفیں کبھی باد صبا نے

سامعین محترم!

سرکار دو عالم کی زلفوں کی بات ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے عشاق تو سرکار دو عالم کی زلف مبارک پر جان نچھاور کرتے ہیں!

لیلۃ القدر بھی سرکار کی زُلفوں کے صدقے ہے

لیلۃ البرأت بھی سرکار کی زلفوں کا صدقہ ہے

علامہ صائمؔ چشتیؒ فرماتے ہیں!

سرکار کی زلفوں کی آقا کے پسینے کی
خوشبو ہے ابھی تک بھی طیبہ کی ہواؤں میں

روح البیان میں ہے کہ والضحیٰ سے مراد سرکار کا چہرۂ انور ہے اور واللیل سے مراد آپ کی زلف منبر ہے۔

صحابہ کرام سرکارِ دو عالم کی زلف مبارک کو بے مثال سمجھتے تھے۔ اور زلف مبارکہ سے برکات حاصل کرتے ہیں۔

زلف سرکار سے پھولوں نے مہک پائی ہے
ہر گلی طیبہ کی زُلفوں نے ہی مہکائی ہے
اُن کی زلفوں کے ہی صدقے سے ملی رات ہمیں
اُن کے چہرے سے ہی دن نے بھی چمک پائی ہے
ربّ کونین نے قرآن میں حیدرو اللہ
اپنے محبوب کی زُلفوں کی قسم کھائی ہے

سرکار کی آنکھیں!

دل فرش پر ہے تیری نظر سر عرش پر ہے تیری گزر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں آقا وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

سرکار کی مــا زاغ البصر وما طغٰی والی آنکھیں تمام آنکھوں سے بے مثال ہیں۔ جب سرکار پیدا ہوئے تو آپ کی آنکھوں میں مازغ کا کاجل تھا۔

حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری سے روایت ہے حضور فرماتے ہیں بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

حضور نے ایک مرتبہ صحابہ کی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا تم روع و سجود کو درست کرو۔

خدا کی قسم میں تم لوگوں کو پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں:

وہ آگے کی طرح پیچھے سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں
نبی کے جسم اقدس پہ ہزاروں بن گئیں آنکھیں
طغٰی سے پاک ہیں مازاغ اُن کی نرگسیں آنکھیں

ایک شاعر کہتا ہے!

ہنیرے چاننے ویکھن برابر
اکا پچھا اکو جیا حضور

حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضور دُور سے بھی اس طرح دیکھتے تھے جیسے قریب۔

پیچھے سے بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے۔ سبحان اللہ

علم میں ہے کیا جس کی تجھ کو خبر نہیں
ذرّہ ہے کونسا تیری جس پر نظر نہیں

حضور قبروں کے حالات بھی مشاہدہ فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو معراج کی رات قبر میں دیکھا۔ معلوم ہوا سرکار کا دیکھنا اور ہے ہمارا دیکھنا اور ہے۔

مشکوٰۃ کی حدیث!

حضور صحابہ سے فرماتے ہیں وہ تمام دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں وہ آوازیں سُن سکتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے:

(مشکوٰۃ شریف ص 457)

میں ساری کائنات کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھتا ہوں۔ سرکار دو عالم ﷺ تک کے ہونے والے واقعات مشاہدہ فرماتے ہیں۔

جنگ بدر میں سرکار ﷺ نے ایک دن پہلے ہی دیکھ لیا کہ کس کس جگہ پر کون کونسا کافر مرے گا۔

سرکار ﷺ کی چشمانِ مبارکہ کی کیا فضیلت بتاؤں سرکار ﷺ کی چشمانِ مبارکہ کی کیا خوبصورتی بیان کروں۔

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں:

بہت سفیدی بہت سیاہی
اکھیں حضرت اندآ ہی
مَا زَاغَ الْبَصَرُ دا سرمہ

ہویا نور و نور سوایا!
ویکھن میرے سوہے آقا
ما زاغ البصر تے طغٰی
شان نیناں دے اندر آیا

اُلجھتا ہے کیوں غیب و حاضر میں واعظ
قریب آ کے اِک راز کی بات سُن لے
چھپے گی بھلا کیسے مخلوق اُن سے
رَہا جن سے خالق بھی پنہاں نہیں ہے

معلوم ہوا سرکار کی چشمانِ مبارکہ کا کیا حال ہوگا کہ جنہوں نے ذاتِ خداوندی کا مشاہدہ فرمایا ہے۔

اور آج بھی سرکار ہم سب غلاموں کو دیکھتے ہیں ہماری مشکل کشائی فرماتے ہیں اور جو بھی سرکار کی چشمانِ مبارکہ پر اعتراض کرتا ہے وہ بے ایمان ہے۔

سرکار ﷺ کی گفتگو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سرکار کا بولنا (دہن مبارک)

حضور نبیٔ مکرم

شفیع معظم

نورِ مجسم

رحمتِ عالم

ساقیٔ کوثر

مونس ہر انس و جان

باعثِ کن فکاں

نورِ یزداں

سیّدِ ذیشان

صاحبِ قرآن

رحمت العالمین

سیّدِ الثقلین

سرورِ کونین

شمس الضحیٰ

بدر الدجیٰ

نور الہدیٰ

آنِ کائنات

ایمانِ کائنات

نبیوں کے سردار

سیّدِ ابرار

رحیم دو جہاں

کریم دو جہاں

مولائے کل

ختم الرسل

افضال کائنات

اشرفِ کائنات

مولائے کائنات

داتائے کائنات

صدیق امین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار کا دہن مبارک فراخ اور لعاب دہن شریف نہایت ہی وشبودار اور بابرکت تھا۔

سرکار جو بھی فرمان جاری فرماتے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہی

فرمان کرتے ہیں۔

محمد مصطفیٰ ﷺ آئے خدا دے راز داں بن کے
خدا ہے بولدا اپنے محمد ﷺ دی زباں بن کے

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

اوہ وہ تو کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو وہ ہی بات کہتے ہیں جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے

محبوبِ خدا کے فرمان مبارک اور آپ کی زبان اقدس کی شرینی کا حال کیا بتاؤں کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود جو عشاق آپ کے فرمان پر اپنی جان نچھاور کرتے ہیں۔

کیونکہ

سوہنے دی زبان وچوں ربّ آپ بولدا
تیری اچی شان اے ڈھولنا
تیرا بول ربّ دا اے بولنا

سرکار فرماتے ہیں خدا کی قسم میرے منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا!

ہر پیغمبر دی تمنا اے مدینے والا
حُسنِ خالق دا حوالہ اے مدینے والا
ساری دنیا تے حکومت اے نبی دی صابر
حکم ہر شے تے چلاوندا اے مدینے والا

سامعینِ محترم!

وہ صحابہ کرام کہ جنہوں نے فرامین
رسول سنے تو مان گئے۔

جس نے ایماں سے دیکھا صحابی بنا جس نے تنقیص کی وہ وہابی بنا
ذات تیری ہے معیار اسلام کا تیری اولاد کا نام سادات ہے
یہ ہی توحید ہے یہ ہی ایمان ہے تیری ہر بات خالق کا فرمان ہے
یہ ہی اعلان صابر ہے قرآن کا تیری الفت ہی جانِ عبادات ہے

سوہنے دی زبان وچوں ربّ بولدا!

سرکار کا فرمان ! شہد سے میٹھا
حضور کا کہنا ! سب سے پیارا
آقا کا بتانا! ہر اِک سے اعلیٰ
کیونکہ رسول اللہ کی بات ربّ کی بات ہے اسی لئے کہ
جان سے پیاری نعتیں اُن کی
دن اُن کا ہے راتیں ان کی
جان نچھاور کردو صابرؔ
ربّ کی بات ہے باتیں ان کی

نور!

آج لوگ نور و بشر کا جھگڑا لئے ہوئے ہیں۔

حضرت صائم چشتیؒ فرماتے ہیں!

نور نبی دا او ہو ویکھن نور جنہاں دے سینے

تم حضور کے نور کی بات کرتے ہو؟

تم حضور کے نور کے بارے میں بات کرتے ہو کہ حضورِ اقدس نور نہیں۔

اے میرے محبوب تو سراپا نور ہیں حضرت صائم چشتی نے فرمایا:

میرے محبوب ﷺ کی تو ایک ایک ادا نور ہے۔

میرے محبوب ﷺ کا اٹھنا نور

میرے محبوب ﷺ کا بیٹھنا نور

میرے محبوب ﷺ کا کھانا نور

میرے نبی ﷺ کا پینا نور

سرکار دو عالم ﷺ کا آستانہ نور

پیارے حسینؓ کا نانا نور

بلکہ آقا کا سب گھرانہ نور

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرات گرامی قدر!

میرے حبیب ﷺ کا دل نور

میرے نبی ﷺ کی آنکھ نور

میرے رسول ﷺ کا سینہ نور

میرے دلربا کے پاؤں نور

میرے مدنی کا حال نور

میرے مدنی کا جلوہ نور

میرے مدنی کی ہر ہر ادا نور

حضرت صائم چشتیؒ فرماتے ہیں:

دل نور نظر نور قدم نور دعا نور

جان نور جگر نور وفا نور حیا نور

گھر نور سفر نور عطا نور سخا نور

کس کس کو گنا جائے الفاظ میں صائمؒ

ہے میرے محمد ﷺ کی تو ہر اک ادا نور

میرے دوستو! غور فرمائیں

خدا نبی کو نور کہتا ہے

حضور خود کو نور کہتے ہیں

صحابی حضور کو نور کہتے ہیں

لیکن جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کے دشمن ہیں وہ نہ تو اللہ کے احکام کو مانتے ہیں' نہ رسول اللہ کے فرمان کو مانتے ہیں اور نہ ہی صحابہ کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

مالک دو جہاں ﷺ

شانِ مصطفےٰ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ ۔" صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ"

حضرات گرامی!

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اے لوگو! تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے کاموں میں میرے محبوب ﷺ کو حاکم نہ مان لو۔ حاکم وہی ہوتا ہے جس کو اختیار حاصل ہو معلوم ہوا حضور صاحب اختیار ہیں۔ ایک آیت مبارکہ میں اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

میرے نبی ﷺ مومنین کی جانوں کے مالک ومختیار ہیں۔

ارے جو جان کا مالک ہو اور حاکم ہو تم کہتے ہو وہ مالک ومختیار نہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو سرکار کو مالک ومختیار نہیں مانتا وہ حقیقتاً قرآن پاک کا انکار کرتا ہے۔

ہمارا تو عقیدہ ہے کہ سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ساری کائنات کے مالک ومختیار ہیں۔

آقا جن و بشر کے مالک
شمس و قمر کے مالک
شجر و حجر کے مالک

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بحر و بر کے مالک ہیں
خشک و تر کے مالک ہیں
نجات وظفر کے مالک ہیں
میرے آقا! مولا
غنچہ وگل کے مالک ہیں

حضور ﷺ

برگ و ثمر کے مالک ہیں
مزمل و مدثر کے مالک ہیں
نوری سحر کے مالک ہیں
پسینۂ معطر کے مالک ہیں
مدینہ شہر کے مالک ہیں

سرکار مختار کل ہیں آپ ﷺ

لوح و قلم کے مالک
شرف و کرم کے مالک
شان حرم کے مالک
ہر اِک امم کے مالک

اعلیٰ دھرم کے مالک
کوثر و زَم زَم کے مالک
جامیؒ وصائمؒ کے مالک

سامعین محترم! میرے آقا ومولا

مالک کون و مکان ہیں
مالک قدسیاں ہیں
مالک حوروجناں ہیں
مالک سب مُرسلاں ہیں

علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں:

تو سب سے اوّل تو سب سے آخر
ملا ہے حسن و دام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری
مگر ہے تازہ شباب تیرا

پھر فرمایا:

زندگی کی جان آپ ہیں
رونقِ جہاں آپ ہیں
صائمؒ انتہائے حسن کی
ساری آن بان آپ ہیں

اختیاراتِ مصطفےٰ ﷺ

جس طرف جان دو عالم کے اشارے ہو گئے
اس طرف کونین کے سارے نظارے ہو گئے

سامعین محترم!

میرے آقا شاہ بطحا امام الانبیاء رحمت اللعالمین' انیس الغریبین حضور اکرم نبی محتشم ﷺ جس طرف اشارہ فرماتے ہیں نظام کائنات تبدیل ہو جاتا۔

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ اپنے بچپن مبارک میں اپنے جھولے میں تشریف فرماتے اور جب آپ اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے جدھر سرکار کی انگلی مبارک جاتی چاند بھی ادھر ہو جاتا۔

یہ نبوت کا بچپن ہے
یہ رسالت کا بچپن ہے

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا اشاروں پر وہ چلتا تھا کھلونا نور کا

آج کچھ لوگ کہتے ہیں حضور کو اختیار نہیں آپ کچھ نہیں کر سکتے۔

لیکن اگر یہ لوگ سرکار کی محبت میں ڈوب کر قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں تو یہ بات ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ساری کائنات کا

حکم بنایا ہے۔

ساری کائنات کا آقا بنایا ہے

ساری کائنات کا داتا بنایا ہے

ساری کائنات کا ملجا بنایا ہے

اور ساری کائنات کو حضور کا تابع بنایا ہے

چاند بھی حضور کے تابع

ستارے بھی آپ ﷺ کے تابع

شہر بھی آپ کے تابع

حجر بھی آپ کے تابع

شجر بھی آپ کے تابع

جبھی تو سرکار کے اشارہ فرمانے پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا

سورج دوبارہ طلوع ہو گیا

معلوم ہوا!

جس طرف جانِ دو عالم کے اشارے ہو گئے

اُس طرف کونین کے سارے نظارے ہو گئے

سامعین محترم!

ایک کافر بارگاہ رسالت میں آیا اس نے کہا اگر آپ اللہ کے سچے نبی ہیں تو درخت سے کہیں چل کر یہاں آ جائے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا۔ سرکار نے فرمایا تم اس درخت کے پاس جاؤ اور جا کر کہو تمہیں رسول اللہ بلاتے ہیں وہ درخت کے پاس گیا جب کہا تو درخت اپنی جڑوں کو اُکھاڑتا ہوا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔

جس طرف جان دو عالم ﷺ کے اشارے ہو گئے
اُس طرف کونین کے سارے نظارے ہو گئے

حضرات گرامی!

سرکار فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو پہاڑ میرے ساتھ سونے کے بن کر چلیں۔

سب مل کر کہہ دیں۔

جس طرف جانِ دوِ عالم ﷺ کے اشارے ہو گئے
اُس طرف کونین کے سارے نظارے ہو گئے
آ گیا صائمؔ محمد مصطفٰے ﷺ کا نام جب
شعر میرے کتنے اچھے کتنے پیارے ہو گئے

محمد ﷺ کا سہارا

بحرِ عصیاں کے تھپیڑوں سے نکل جاؤ گے
مانگنے والو محمد ﷺ کا سہارا مانگو
شبِ غم سحر بنانے کے لیے
صاحبِ اسریٰ کے تلووں کا نظارہ مانگو

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ

حضرات محترم!

آج کی اس محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ کا ٹائٹل محفل مصطفےٰ ﷺ ہے۔ میں آقائے نامدار مدنی تاجدار حضرت محمد ﷺ کی نعت پاک کے حوالہ سے کچھ بات عرض کرتا چلوں۔

پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ نعت کیا ہے۔

سامعین محترم! نعت کہتے ہیں تعریف کو' نعت کے اصلاحی معنے ہیں۔

محبوب خدا تاجدار انبیاء حضرت محمد ﷺ کے سراپائے

مبارک کے اوصاف و کمالات'

آپ کے محامد و محاسن'

آپ کی سیرت طیبہ'

آپ کے اخلاق و کردار'

آپ کی گفتار و رفتار'

آپ کے معجزات و خصائل'

آپ کے حسن جانفزاء'

آپ کے درجۂ محبوبیت اور آپ کے انوار و تجلیات کا ذکر کیا جائے۔

نعت اس منظوم کلام کو کہتے ہیں جس میں شعرائے کرام حضور

رسالتمآب ﷺ کے حسن و جمال اور آپ کے کمالات و خصائل کا ذکر کرتے ہیں۔

نعت کا میدان بڑا وسیع ہے۔نعت سنتِ رحمان ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا!

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ

آپ کے ذکر کو ہم نے بلند کر دیا

سامعین محترم! غور فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کرنے کا اعلان فرمایا۔

اسی لئے آپ کا ذکر ہر جگہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کلام پر آپ کا ذکر
انبیاء کی زبان پر آپ کا ذکر
جنوں کی زبان پر آپ کا ذکر
ملائکہ کی زبان پر آپ کا ذکر
عرش کی رفعتوں پر آپ کا ذکر
عاشقوں کے گھر پر آپ کا ذکر
عاشقوں کی محفل میں آپ کا ذکر

علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں:

ربّ کونین نے قرآن کی ہر سورت کو
نعت محبوب کا دیوان بنا رکھا ہے

حضرات محترم!

نعت محبوب کہنا کوئی معمولی بات نہیں یہ کام تو ربِّ اکبر کی سنت ہے نعت کی سب سے پہلی محفل کا ذکر قرآن میں عہد میثاق کے حوالہ سے ملتا ہے۔

نعت آقائے دو جہاں کے کمالات و فضائل کا بیان ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی نعت کہنا معمولی بات نہیں۔

اعلیحضرت نے فرمایا نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں۔

بڑھ کر اشکوں سے سوغات ہوتی نہیں
آنسوؤں کو کبھی مات ہوتی نہیں
پاک جب تک نہ صائمؔ ہوں قلب و نظر
مصطفٰے کی قسم نعت ہوتی نہیں

نعت میں محبت ضروری ہے
نعت میں عقیدت ضروری ہے
نعت میں ادب ضروری ہے
نعت میں قرآن سے آگاہی ضروری ہے
نعت میں سیرت مصطفٰے ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے
نعت کہنے کے لئے
جذبہ ضروری ہے
عشق ضروری ہے
نعت کہنے کے لئے شریعتِ مطہرہ پر عمل ضروری ہے۔

نعت کہنے کے لئے سرکار کے اسوۂ حسنہ پر عمل ضروری ہے۔ اگر یہ تمام باتیں شاعر پر وارد نہیں تو اس کا جتنا بھی کلام ہے وہ یقیناً بے روح ہوگا۔

سامعین محترم!

علامہ صائم چشتیؒ فرمایا کرتے تھے۔

''جس کا مذکور زندہ ہو وہ ذاکر بھی زندہ ہو جاتا ہے''

یعنی نعت خواں کا مذکور تو سرکار مدینہ ہیں جن کی ذات کو حیاتِ دوام حاصل ہے بلکہ آقائے دو عالم تو سارے جہاں کی جان ہیں۔

سرکارِ دو جہاں ہیں عنوانِ کائنات
ہیں آپ ہی تو نقطہ اِمکان کائنات
صائمؒ ہے آشکار ہوا لولاک سے یہ راز
وہ وجہہ کائنات ہیں وہ جان کائنات

جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی حیات ابدی کا ثبوت ہے تو پھر آپ کے ذاکر کو موت نہیں آ سکتی۔

اُن کے ذاکر کو کیا موت آئے
ذکر جب ان کا فانی نہیں ہے

دوستانِ محترم!

کچھ شعرا شعوری کوشش سے نعت کہتے ہیں یہ انداز بھی درست سہی لیکن وازفتگی سے کہی گئی نعتیں قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہیں۔

کون کر سکتا ہے نعت مصطفٰے کا حق ادا
پھر بھی کچھ انداز تو صائمؒ نرالا چاہیے

ذکر مصطفےٰ ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام لے کر جھوم لیتا ہوں
تصور میں سنہری جالیوں کو چوم لیتا ہوں
محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت کہنے کا صلہ دیکھو
میں گھر بیٹھے مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں
میں خود اشعار لکھتا ہوں ارے صائم میری توبہ
کوئی ارشاد کرتا ہے میں کر منظوم لیتا ہوں

حضور اکرم ﷺ کی نعت پاک پڑھنا کوئی عام بات نہیں ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

نعت محبت میں ہوتی ہے
محبت ہی نعت ہوتی ہے
نعتِ محبت کے لئے ہوتی ہے

اور نعت تب ہی لکھی جاسکتی ہے جب مداح اپنے ذہن کو پاک صاف کرلے دل کو یادِ حضور میں محو کرلے۔ نظر میں مدینہ پاک بسالے تو نعت شریف ہوتی ہے۔

پاک جب تک نہ ہوں صائم قلب ونظر
مصطفیٰ ﷺ کی قسم نعت ہوتی نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ

اے حبیب ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔

تمہارے چرچے کو زیادہ کر دیا۔ تمہاری ثنا کو عروج عطا فرما دیا۔

اور تم پر صلوٰۃ اسلام پڑھنے کو فرض کر دیا۔

دوستانِ گرامی!

سرکار کا ذکر بڑھانے والا اللہ ہے اور گھٹانے والا ملا ہے۔ لیکن ملا کیا مقابلہ کرے گا۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداد تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
ورفعنا لك ذکرك کا ہے سایہ تجھ پر
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

حضرت علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں:

کس قدر سچا ہے یہ قول رضا کا صائم
مٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

حدیث قدسی شریف ہے اللہ فرماتا ہے اے حبیب جہاں میرا ذکر ہو گا وہیں تیرا ذکر ہو گا۔ اور آپ دیکھ لیں

جہاں اللہ کا ذکر ہے
وہاں حضور کا ذکر ہے

کلمے میں اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے
قرآن میں اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے

نماز میں اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے
عرش پہ اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے
بحر و بر میں اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے
خشک و تر میں اللہ کا ذکر ہے رسول کا ذکر ہے

دوستان گرامی!

اللہ رسول کا ذکر ہے
رسول خدا اللہ کا ذاکر ہیں
اللہ حضور کا ذاکر ہیں
حضور اللہ کے ذاکر ہیں

سامعین محترم!

آنے والی ہر گھڑی آپ کے ذکر مبارکہ کی بلندی لے کر آئے گی۔
بلکہ سرکار کا ذکر کرنے والے کے مقدر بھی سنور جاتے ہیں۔

ذکر محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دل خود ہی نکھر جاتے ہیں

سرکار کا ذکر کرنا بھی اللہ کی عطا ہے

خدا کی خاص عنایت ہے اہلسنّت پر
نبی کا ذکر سنانا تمہیں مبارک ہو
نوائے ذکر محمد سے ہر گھڑی صائمؔ
نصیب سوئے جگانا تمہیں مبارک ہو

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہے کہ:

یہ صائمؔ تیرا ذکر کرتا رہے گا
رہا جب تلک دم میں دم یا محمد ﷺ

جب ذکر محمد چھڑتا ہے اذکار حسین ہو جاتے ہیں
میلاد نبی ﷺ کی برکت سے گھر بار حسین ہو جاتے ہیں

حضور کا ذکر تو بے چینوں کو چین عطا کرتا ہے۔ دل کو سکون عطا کرتا ہے۔

ذکر نبی آنکھوں کو نور عطا کرتا ہے
ذکر نبی سینے کو راحت عطا کرتا ہے
ذکر نبی سے اللہ خوش ہو تا ہے
ذکر نبی سے محفلیں سجتی ہیں
ذکر نبی سے قرار ملتا ہے
ذکر ان کا کیا روشنی مل گئی
قلب کو میرے اک تازگی مل گئی

(علامہ صائم چشتیؒ)

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ

سامعین محترم!

اللہ تبارک تعالیٰ نے محبوب پاک ﷺ کے ذکر کو ایسا بلند فرمایا کہ جس کی بلندی کا ادراک عقل انسانی کر ہی نہیں سکتی۔

آج حضور کے ذکر کی بلندی کا اظہار ہو رہا ہے ہر مسجد میں حضور کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔

اذانوں میں حضور کا ذکر
درود میں حضور کا ذکر

سلام میں حضور کا ذکر

نعتوں میں حضور کا ذکر

صلوٰۃ میں حضور کا ذکر

اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی نے اس شعر میں اسی آیت کریمہ کا حوالہ سرکار کے ذکر کی رفعت بیان کی ہے۔ آقا کا ذکر ہر آن بلند ہے۔

بعض لوگ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر خیر کو اللہ کے ذکر کی ضد خیال کرتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ یہ تو وہ ذکر ہے جسے اللہ تعالیٰ خود بلند فرمارہا ہے اور جسے اللہ بلند کرے اس کی منزل رفعت کیا ہو گی۔ اور جو لوگ اس ذکر سے پریشان ہوتے ہیں وہ اللہ سے لڑتے ہیں۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اسی حوالہ سے حضرت علامہ صائم چشتیؒ کہتے ہیں

کس قدر قول یہ سچا ہے رضا کا صائم

مٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

جب تک عالم رنگ و بو قائم ہے

جب تک نظام عالم قائم ہے

جب تک سورج کی روشنی ہے

جب تک چاند کی چاندنی ہے

ذکر نبی ﷺ جاری رہے گا

دوستان محترم!

سرکار دو عالم ﷺ کا ذکر ہمیشہ رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ ہر شے کو فنا آشنا کردے گا ہر شے ختم کردے گا مخلوق میں سے کوئی اس کا ذکر کرنے والا نہ ہوگا۔ اس وقت بھی خالق و مالک کائنات اپنے حبیب کا ذاکر ہوگا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
نام اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

آقائے دو عالم کا ذکر کائنات کی ہر شے کررہی ہے۔

پھولوں میں حضور کا ذکر
فضاؤں میں حضور کا ذکر
سماء میں حضور کا ذکر
اذانوں میں حضور کا ذکر
گلابوں میں حضور کا ذکر
قرآن میں حضور کا ذکر
فلک وافلاک میں حضور کا ذکر
خلق وخلائق میں حضور کا ذکر
جن وبشر میں حضور کا ذکر
کون ومن میں حضور کا ذکر

چاند کی چاندی آپ کا ذکر ہے
مہر کی روشنی آپ کا ذکر ہے

مدینہ سے مدینہ

مدینہ کی بات کیا کروں یہ بات عشق کی ہے اور عاشقوں کے لئے ہے۔

مدینہ میں نور ہے۔
نور میں سرور ہے
کیف میں مستی ہے
مستی میں رفعت ہے
رفعت میں سوچ ہے
سوچ میں مدینہ ہے سب کہیں سبحان اللہ
مدینہ میں بہار ہے
بہار میں پیاز ہیں
پیار میں خمار ہے
خمار میں خیال ہے
خیال میں مدینہ ہے کہیں سبحان اللہ
عزیزان گرامی قدر!

مدینہ طیبہ کی حرمت اور آداب احادیث صحیح سے ثابت ہے مدینہ طیبہ کو دارالحرم کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک میں خون ریزی کرنا حرام ہے۔

جذب القلوب میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو تنگ کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

سامعین محترم!

مدینہ طیبہ کے بے شمار فضائل مناقب آپ سنتے ہیں کائنات کے تمام اولیائے کرام مدینہ طیبہ کا نام وظیفہ کے طور پر جپتے ہیں۔

مدینہ طیبہ دارالقرار ہے۔

مدینہ طیبہ فرشتوں کی زیارت گاہ ہے۔

مدینہ طیبہ سنیوں کی جان ہے

مدینہ طیبہ نور علیٰ نور ہے۔

دوستان محترم!

مدینہ پاک کی حرمت کے بارے قرآن پاک میں آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو تم مدینہ میں اپنی آوازوں کو پست کرو بلند نہ کرو۔

یہ آیت کریمہ آج بھی مسجد نبوی میں جلی حروف کے ساتھ لکھی ہوئی ہے۔

لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ۔

تم نہ بلند کرو اپنی آواز کو نبی کی آواز سے۔ اسی لئے صحابہ کرام کبھی بلند آواز سے گفتگو نہیں کرتے تھے بلکہ سرگوشی کے انداز میں باتیں کرتے تھے۔

شانِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد لامحدود درود پاک حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے بعد آج کا یہ مبارک پروگرام اور نورانی و روحانی اجتماع نبی کریم رؤف الرحیم رحمتہ اللعالمین کے چار یاروں کی یاد میں منعقد کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ منتظمین کی محبت کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اور حاضرین کا اس نورانی محفل میں آنا' بیٹھنا اور سننا اور سنانا قبول ومنظور فرمائے۔

فرمان خدا!

حضرات گرامی: بلاتمہید وعظ شروع!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہوں۔

میں کائنات کا خالق ہوں
میں کائنات کا پالنہار ہوں

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

زمین اور آسمان میں نے پیدا فرمائے ہیں یہ حق اور سچ ہے۔ کہ اللہ

تعالیٰ نے پیدا بھی خود فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ لوگ منتخب فرمائے ہیں۔ یا اللہ تیرے منتخب لوگ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا: وہ حضور کے جانثار صحابہ ہیں۔

سامعین محترم!

سرکار کے جانثار صحابہ کرام نے جو جو انعامات خداوندی حاصل کیے ان کی شان کیا بیان کروں .... صحابہ کو دیکھو جنہوں نے سرکار کے پیچھے نمازیں پڑھیں

جنہوں نے سرکار کے قدموں میں جانیں نچھاور کیں

جو مصطفےٰ ﷺ کی ڈھال بنے رہے

جو سرکار کے عشق میں مگن رہے

جنہوں نے اپنی آل سرکار پر قربان کردی

آج لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی فضیلت کیوں مانتے ہو۔ صحابہ کرام کیوں مانتے ہو۔

اے اگر ہم صحابہ کو نہ مانیں تو کس کو مانیں ہم صحابہ کو کیوں نہ مانیں جن کے فضل و کرم سے سرکار سے ملا ہے۔ جن کو ایمان کی دولت سرکار سے حاصل کی ہے۔

دوستانہ گرامی!

صحابی کی تعریف یہ ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں سرکار کی زیارت کی ہے اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا ہو۔

آج کوئی ولی تو بن سکتا ہے

کوئی غوث بھی بن سکتا ہے

کوئی ابدال بھی بن سکتا ہے
کوئی داتا بھی بن سکتا ہے
کوئی حشمت والا بن سکتا ہے
لیکن صحابی نہیں بن سکتا

رسول چاند ہیں اور ستارے ہیں صحابہ
ہر سنی کو ہر دُور میں پیارے ہیں صحابہ
اللہ کی رحمت کے اشارے ہیں صحابہ
آقا کے وہ ساتھی ہیں اور عاشق ہیں صحابہ
سچائی کو ہیں چاہت صادق ہیں صحابہ
کی آل سے جنہوں نے ہر وقت محبت
ہم سب کی وہ تعریف کے لائق ہیں صحابہ

نبی کے نام پر وارے ہیں تن من دھن صحابہ نے
کیا ہے دہر میں اسلام کا چانن صحابہ نے

صحابہؓ اسلام کے محسن ہیں۔
صحابہ قرآن کے معلم ہیں۔
صحابہ نبی پاک کے معاون ہیں۔
صحابہ کملی والے کا انتخاب ہیں۔
صحابہ اپنے ایمان میں کامل ہیں۔
صحابہ رسول اللہ کے رفیق ہیں۔
صحابہ ہمارے امام ہیں

صحابہ پر ہمارے سلام ہیں
صحابہ حضور ﷺ کے سپاہی ہیں۔
صحابہ اللہ والوں کا چین ہیں۔

اگر آپ ایمان چاہتے ہیں۔ اگر آپ حضور ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور آپ اگر رسول اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تو سرکار دو عالم ﷺ کے جانثار پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سچی محبت کریں ان کے پیار سے اپنے دلوں کو منور کر لیں۔

سامعین محترم!

صدیق اکبر نے حضور کی محبت میں سانپ سے ضرور حاصل کر لی لیکن اپنے آقا کی طرف نہ آنے دیا۔

یہ محبت ہے؟

حضرت عثمان سے لوگوں نے کہا تم کعبے کا طواف کر لو حضرت عثمان نے جواب میں فرمایا جب تک میرے آقا کعبے کا طواف نہیں کرتے میں کعبے کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔

یہ محبت ہے!
حضرات مولا علی نے سرکار کی محبت میں نمازِ عصر کو قربان کر دیا۔

یہ محبت ہے!
صحابہ نے نماز کی حالت میں اپنا چہرہ سرکار کی طرف پھیر دیا۔

یہ محبت ہے!
حضرت عمار بن یاسر نے سرکار کی محبت میں اتنی تکالیف اٹھائیں۔
حضرت بلال حبشیؓ نے محبتِ رسول میں خود کو فنا کر دیا۔

حضرت خبیب نے قربانی دیکر مثال قائم کی۔

اگر چہ جانثاری نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

اگر یہ عشق مصطفوی نہیں تو کیا ہے؟

جب صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ سے محبت کی مثالیں قائم کیں تو پیارے آقا نے ان کو انعامات فرمائے۔

صحابہ کو کرامتیں عطا فرمائیں
صحابہ کو نجابتیں عطا فرمائیں
صحابہ کو رحمتیں عطا فرمائیں
صحابہ کو رفعتیں عطا فرمائیں
صحابہ کو جنتیں عطا فرمائیں

شانِ اولیاءِ کرام

علیہم رحمۃ اللہ

حضرات گرامی!

اللہ کے ولیوں، اللہ کے دوستوں، اللہ کے مقربین کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے ولیوں کی شان یوں بیان کی ہے۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ولی تو تقدیر بدل سکتا ہے

ولی تو مقدر بدل سکتا ہے

ولی تو نصیب بدل سکتا ہے

ولائت کا درجہ بہت بلند ہے!

دَرِ ولائت سے بادشاہت مل جاتی ہے۔

در ولائت سے شریعت عطا ہوتی ہے۔

در ولائت سے حقیقت عطا ہوتی ہے۔

ولی کا احترام کرنے سے ولائت حاصل ہوتی ہے۔

قطب الدین سے فیض ملا تو بابا فرید بن گئے

خواجہ اجمیر سے فیض ملا تو قطب الدین بن گئے

امام حسن سے فیض ملا تو حسن بصری بن گئے

مولا علی سے فیض ملا تو امام حسین بن گئے۔

اور سب اولیاء کو فیض در البوتراب مولا علی سے ملا نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب اولیاء اللہ ہی فیضان نبوتؐ سے درجہ ولائت حاصل کر کے اصلاح امت کا کام کرتے رہیں گے۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

سامعین محترم!

حضرت جنید بغدادی کا پانی پر تصرف تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھ کر دریا پار کیا کرتے تھے۔

حضرت غوث اعظمؒ نے قُمْ بِاِذْنِیْ کہہ کر مردے کو زندہ کر دیا۔

حضرت داتا گنج بخش نے لاہور اپنے مقتدیوں کو کعبے کی زیارت کرا دی۔

حضرت خواجہ اجمیریؒ نے چشمہ سے پانی کا لوٹا بھرا تو سارا چشمہ انا ساگر لوٹے میں آ گیا۔

حضرت عمر خطبے کے دوران یا ساریةً الجبل کی آواز دی اور مسلمانوں کو ہزاروں میل دُور سے دیکھا اور مدد بھی فرمائی۔

حضرات گرامی!

ولائت رسول اللہ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے ولائت مولا علیؓ کی رضا حاصل کرنے کا نام ہے۔ جب کسی نے نبی و ولی راضی ہو جائیں تو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے پھر مقام ملتا ہے۔

شان غوثِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ

سامعین محترم!

حضرت غوث اعظم کی شان و عظمت اور گیارھویں شریف کی فضیلت ایسی نورانی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات کے لئے اسی دن کو مخصوص فرما

دیا۔

قلم قدرت پیدا فرمانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں تھی
لوح محفوظ پیدا فرمانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
سورج کو منور کرنے اور دن دسواں اور ات گیارہویں
جنت کو پیدا فرمانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
فرشتے پیدا فرمانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
جنت کے محلات تعمیر کرنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
حضرت آدم کی توبہ قبول ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر اٹھائے جانے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
حضرت نوح اور حواریوں کی توبہ کا دن دسواں اور رات گیارہویں
کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
ارکان حج ادا کرنے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
بارگاہ خداوندی میں دعائیں قبول ہونے کا دن دسواں اور رات گیارہویں
اور غوث اعظم کی گیارہویں شریف پکانے کا دِن بھی دسواں اور رات گیارہویں

سامعین محترم!

گیارہویں شریف کا دن ربّ کا چنا ہوا دن ہے۔

آئیں سرکار غوث اعظمؓ کے القابات کا مشاہدہ کریں تو گیارہویں شریف کی حقیقت واضح ہوگی۔

گیارہویں والا کے حروف گیارہ ہیں
سیّدی غوث اعظم کے حروف گیارہ ہیں
یا پیر دستگیر کے حروف گیارہ ہیں۔

محبوب سبحان کے حروف بھی گیارہ ہیں

سرکار جیلانی کے حروف گیارہ ہیں

اور جشن شاہ جیلان کے حروف گیارہ ہیں۔

حضرات گرامی! غوث اعظم کا مقام آپ کی فضیلت چند الفاظ میں کیا بیان کی جاسکتی ہے۔

غوث اعظم بہار و چمنستان رسالت ہیں

غوث اعظم رسول اللہ کی عنایت ہیں

غوث اعظم کا ذکر ہمارا ایمان ہے

غوث اعظم کا منکر مردود و شیطان ہے

کیونکہ!

غوث اعظم محمد ﷺ کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ!

عجب شان اقدس ہے داتا کے در کی
جہاں سر جھکائے ہوئے ہر ولی ہے
ہے دربار داتا کا جنت کا زینہ
مدینہ کو داتا کی جاتی گلی ہے
خزانوں کا قاسم ہے یہ فیض عالم
یہ غوث زماں ہے یہ قطب جلی ہے
کروں کیوں نہ داتا کی تعریف صائم
ملا نام ہی ان کو ہے اسم اعظم
علی کا دلارا ہے ابن علیؒ ہے
علی کی نشانی ہے خود بھی علیؒ ہے

دوستانِ گرامی!

حضرت داتا گنج بخش مخدوم امم ہیں آپ صاحب فیضان وکرم ہیں آپ مسلمانوں کا دھرم ہیں۔

آپ نہایت ہی محترم ہیں۔

سامعین محترم! آج لوگ حضرت سیّد ہجویر اور حضرت غوث جیلانی کی

فضیلت کا آپس میں تقابل کرتے ہیں میرے خیال میں یہ لوگ بے شعور ہیں۔

شان ان کی بھی اعلیٰ ہے

شان ان کی بھی اعلیٰ ہے

وہ غوث جلی ہیں

یہ داتا علی ہیں

ان میں نزہت اہل بیت ہے

ان میں نظافت اہل بیت ہے

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم!

حضرت خواجہ غریب نواز عطائے رسول ہندالولی۔ خواجگان راہبر راہبراں کامل کاملاں سرور عارفاں چشتیوں کے باغبان۔ اجمیر شریف کے ساقی۔ حضرت سیّدنا خواجہ معین الحق والدین خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے پاک وہند میں اسلام پھیلایا۔

نور کا اجالا فرمایا
کم فہموں کو فہم عطا کی
بت پرستوں کو راہ دکھائی
ہندوؤں کو کلمہ طیبہ پڑھایا

جن کے فیضان سے جن کے کرم سے آج بحمد للہ اس خطہ میں مسلمان نظر آتے ہیں!

دوستان گرامی!

کون غریب نواز، قطب الدین بختیار کاکی کے مرشد
معین الدین اولیا ہیں

معین الدین محمد ﷺ کی عطا ہیں
معین الدین حسن ابن حسن ہیں
میں کیوں مانگوں بھلا صائم کسی سے
معین الدین میرے حاجت روا ہیں

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف!

حضرات گرامی!

یہ عرس مبارک اس عظیم ہستی کا ہے جس کے فیض ذکر سے آج پاکستان میں سنّیت کا بول بالا ہے۔ انہوں نے اسلام کی تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

جن کی نظر کرم سے اولیاء بنتے رہے۔

جن کے فیضان سے پاکستان بنا تھا۔

جن کی نگاہ کرم سے اہل سنت کا بول بالا ہوا۔

عصر حاضر کے مقتداء اولیائے کرام اور علمائے کرام روحانی شخصیات نے سرکار لاثانی سے فیض حاصل کیا۔

آپ عارفین کے امام ہیں

آپ عظیم مبلغ اسلام ہیں

آپ مالک وحیات و دوام ہیں

آپ زینت اولیاء عظام ہیں

آپ اولاد رسول آنام ہیں

آپ اولیاء کے تاجدار ہیں

آپ سلطنت محبت کے شہر یار ہیں

آپ ہمارے سیّد و سردار ہیں

آپ نیک ہیں ابرار ہیں

آپ کی خوشبو سے ہوائیں معطر ہو گئیں

غریب آیا امیر ہو گیا

ذرّہ آیا ستارہ ہو گیا

برباد آئے آباد ہو گئے

قیدی آئے آزاد ہو گئے

عظمتِ والدین

والدین کے ساتھ احسان

قرآن حکیم نے اللہ کی عبادت کے بعد والدین سے بھلائی کو احسان سے تعبیر کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (سورۃ النساء)

ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

یہ بات یادرہے کہ والدین سے نیکی کا حکم مطلقاً اور بلاقید ہے یہ نہیں کہا گیا کہ والدین نیک ہوں تو ان سے بھلائی کی جائے اور اگر بد ہوں تو ان سے بھلائی نہ کی جائے۔ایسی کوئی شرط نہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل کے اندر بھی حکم توحید اور نفی شرک کے ساتھ والدین سے احسان کرنے کا حکم اسی ترتیب کے ساتھ آیا ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے حسن سلوک (احسان) کرنا۔

انتہائی اہم فریضہ

اولاد ہونے کے ناطے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ حکم الٰہی فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا۔ کو دل وجان سے بجالاتے رہیں اور کبھی اپنی زبان سے ایسا کلمہ نہ نکالیں جو ان کی دل آزاری کا سبب بنے۔ یاد رہے کہ بڑھاپے کی حالت میں والدین کی طبیعت بچپنے کی طرف لوٹ جاتی ہے اور عین ممکن ہے کہ وہ بات بات پر بے جا ضد کرنے لگیں لیکن سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی ہر بات خندہ پیشانی سے سُن کر برداشت کرلی جائے۔ ان کے بار بار ٹوکنے پر دل میں ملال نہ لایا جائے اور ہر حال میں ان کی خدمت کرنا اپنا شیوہ بنالیا جائے۔

دو قرآنی احکام

یہی وہ کیفیت ہے کہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والدین سے حسن سلوک کرتے رہو اور اپنی زبان سے اف تک نہ کہو اور کبھی سخت لہجے میں ایسی بات نہ کہو جس سے ان کی دل شکنی ہو جائے۔ اللہ ربّ العزت نے خصوصیت کے ساتھ انسان کو یہ تربیت دی ہے کہ اپنے ماں باپ کا بڑھاپے میں خاص خیال رکھے۔ اور خبردار اس دور میں ان سے نیکی اور بھلائی کرنے میں کوئی کوتاہی نہ ہو پائے۔ یہ بہت بڑی آزمائش اور صبر کا امتحان ہے۔

قرآن حکیم میں والدین کے بارے میں دو حکم دیئے گئے۔ ایک تو یہ کہ ان سے نیکی اور احسان کرنا تمہاری بڑی ذمہ داری ہے۔ دوسرا یہ کہ جب ان پر بڑھاپا غالب ہو جائے۔ تو ان کا خیال اور ان کی دل جوئی ہر حال میں کرنا فرض ہے۔

علامہ اقبال کہتے ہیں:

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہئے

لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کے سویرے جگاتی ہے تو

مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے

تیری خدمت سے دنیا میں عظمت میری
تیرے پاؤں کے نیچے ہے جنت میری

عمر بھر سر پہ سایہ تیرا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے

رباعیات

ارباب نظر میں کوئی ایسا نہ ملے گا
انسان تو مل جائیں گے ان جیسا نہ ملے گا
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

✡✡✡

توں چناں سوہنا تے پاک لگنا ایں
حسینا وچوں وی طاق لگنا ایں
ہزار سوہنا سہی توں بھانویں
پر نبی دے جوڑے دی خاک لگنا ایں

✡✡✡

اس رحمت عالم کا قصیدہ کہوں کیسے
جو مہر عنایات بھی ہو ابر کرم بھی
کیا نذد کروں میں ان کی ثناء میں
سجدے میں ہوں الفاظ بھی سطریں بھی قلم بھی

۞۞۞

تجھ سے تیری رحمت کے طلبگار ہیں
الٰہی ہم گنہ گار ہیں ہم گنہ گار ہیں
الٰہی تو ہمیں سیدھے راستے چلا
دے توفیق کر سکیں اوروں کے لیے بھلا

۞۞۞

میرے پیارے اللہ تو بہت مہربان ہے
تیری بلندو بالا سب سے شان ہے
کل کائنات پہ تیرا دھیان ہے
اے نعیم کے خالق تو بڑا رحمان ہے

۞۞۞

اللہ کے مدنی محبوب کی ذات نرالی ہے
وہ درِ یتیم ہے اور یتیموں کا والی ہے
اس کے کندھے پہ چادر کالی ہے
نعیم بھی تو اسی در کا ادنیٰ سوالی ہے

۞۞۞

ذلیل بندیاں دے کول بہہ کے شریف بندہ بے ڈھنگا لگدا
حیاءتوں خالی اے جیہڑا بندہ اوہ کپڑے پا کے وی ننگا لگدا
کسے دے بوہے توں خیر منگناں ذلیل پن اے کمینہ پن اے
فقط مدینہ ہے ناصرؔ کہ جتھے منگتا وی چنگا لگدا

۞۞۞

سارا جگ قیدی اے جمال ایدھا ناں اے
دل نچ پوے تے دھمال ایہدا ناں اے
چن کول چلے جانا ایڈی وڈی گل نئیں
چن کول آوے تے کمال ایہدا ناں اے

۞۞۞

اکھ دا ماحول نم ناک ہونا چاہیدا اے
پیار سوہنے نال ٹھیک ٹھاک ہونا چاہیدا اے
اج دے بارود دے دھماکیاں دے دور وچ
عشق رسول دا کھڑاک ہونا چاہیدا اے

۞۞۞

راضی جانا چاہیدا اے کہ رنج جانا چاہیدا اے
سجناں دے بوہے اتے کنج جانا چاہیدا اے
جبرائیل دسیا اے تلیاں نوں چُم کے
آقا دے دوارے اتے انج جانا چاہیدا اے

۞۞۞

غلاماں دے نبی لجپال گھر آباد کر دے نے
غریباں تے یتیماں دی بڑی امداد کردے نے
دیوانے ایس طراں ناصر نبی دا نام لے رہے نے
جیویں بچے سکولاں وچ پہاڑے یاد کردے نے

۞۞۞

سرتوں صدمے ٹل جاندے نے
گیس کرم دے بل جاندے نے
ساڈے ورگے کھوٹے سکے
شہر مدینے چل جاندے نے

۞۞۞

جے مولا نہ مارے تے بھکھے نئیں مردے
جیہڑے ترنے ڈھڈوں اوہ رکھے نئیں مردے
تے جیہڑے غوثِ اعظم دی کھاندے نے یارہویں
تجربے دی گل اے اوہ بھکھے نہیں مردے

۞۞۞

جے شام ہووے مدینے اندر تے چڑھدے سورج دے وانگ لگدی
نہ جذبہ ہووے تے عشق والی ندی وچ نئیں چھلانگ لگدی
جدوں وی ناصر حضور ﷺ اتے سلام پڑھیے درود پڑھیے
کسے نوں سن کے سکوں ملدا کسے دے تالووچ ڈانگ لگدی

۞۞۞

جدوں میرے آقا نال پیار ہو جاندا اے
گھر بیٹھے بیٹھے ای دیدار ہو جاندا اے
نعرے اسیں لونے آں رسول یارسول اللہ ﷺ دے
تے کئیاں نوں بخار ہو جاندا اے

✿✿✿

کوئی کسی وزیر کا مشیر کا رشتے دار
کوئی کسی چوہدری کا ہے پلے دار
کوئی کسی وڈیرے، نواب سیٹھ کی بات کرے
ہم ہیں نعیم عطاری ہمارا ہے عطار

✿✿✿

ہر کوئی بول رہا ہے باری باری
جس زباں پہ دیکھو یہ الفاظ ہیں جاری
نعیم فیضان عطار ہے نسبت بہت پیاری
مرشد کامل کی نگاہ سے ہم ہیں عطاری

✿✿✿

غوث پاک دی لگے نہ مہر جس نوں اوہ ولیاں وچ شمار نئیں ہو سکدا
جیہڑا میرے غوث دے ٹکڑیاں تے ہے پلن والا اوہ کدی بیمار نہیں ہو سکدا
جیہڑا میرے غوث نوں حاجت روا منے اوہ دنیا وچ خوار نئیں ہو سکدا
جیہڑا میرے غوث دے دردا ہے منکر بیڑا اوس دا پار نئیں ہو سکدا

✿✿✿

ہماری چند دیگر مطبوعات
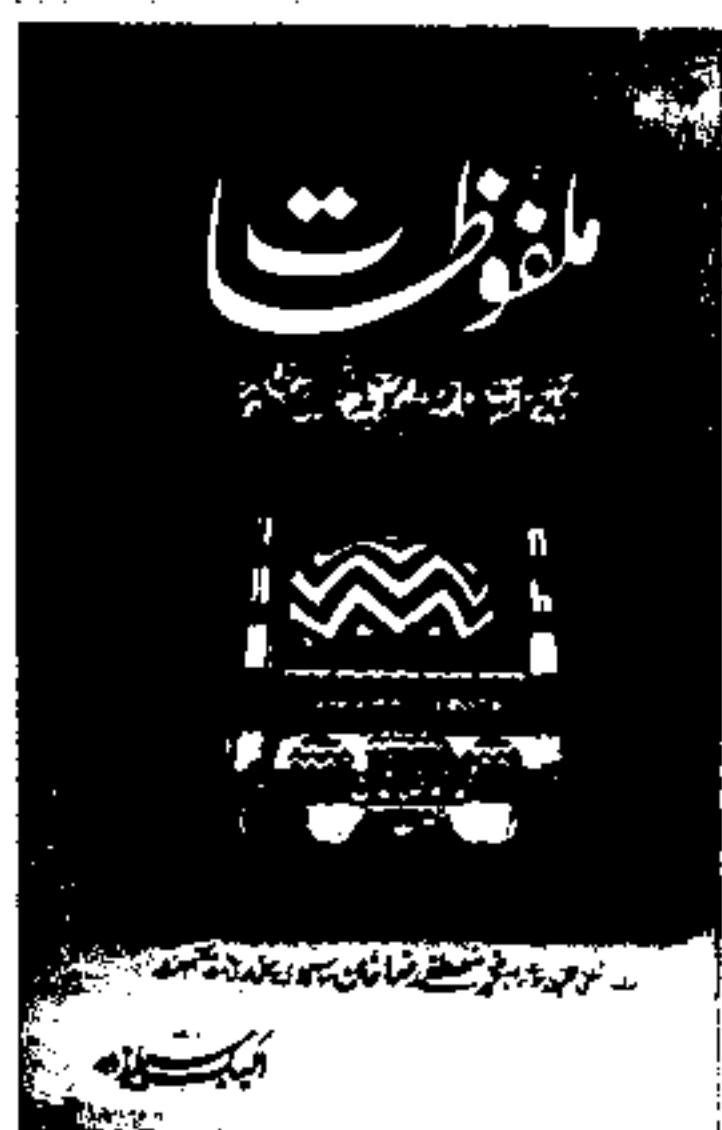
Yousaf Grafix 0333

042-7352022 Mob:0300-4477371